عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

قیمت: ۱۰

جلد: ۳۲ | ۲۸ر شعبان تا ۶ر رمضان ۱۴۳۴ھ مطابق ۸ تا ۱۵ر جولائی ۲۰۱۳ء | شمارہ: ۲۶

دین کی صداقت وابدیت پر ایمان

زکوٰۃ

دولت کی تقسیم کا اِنقلابی نظام

فضائل ومسائل تراویح

مِرزا قادیانی اور نبوّت

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

طلاق کے بعد رجوع کی صورت

محمد زاہد، کراچی

س:...... میرے بہنوئی نے میری بہن کو تین طلاق دی ہیں تو کیا اب رجوع کی کوئی صورت ہے یا نہیں؟

ج:...... صورت مسؤلہ میں شوہر نے بیوی کو تین طلاق دے دی ہیں، اس لئے اب اس کی بیوی حرمت مغلظہ کے ساتھ حرام ہوگئی ہے اور دوبارہ ان کے درمیان نہ نکاح ہوسکتا ہے اور نہ رجوع ہوسکتا ہے۔ عورت چونکہ حاملہ ہے، اس لئے اس کی عدت وضع حمل ہوگی جیسے ہی بچہ کی پیدائش ہوگی، اس کی عدت پوری ہوجائے گی، اس کے بعد وہ کسی دوسری جگہ نکاح کرسکتی ہے۔ دوسرا شوہر بھی اگر اپنی مرضی سے طلاق دے دے یا اس کا انتقال ہوجائے تو اس کی عدت گزارے، عدت گزارنے کے بعد یہ پہلے شوہر سے نکاح کرسکے گی۔

عورت عدت کہاں گزارے؟

س:...... بہن عدت کہاں گزارے اور عدت کا خرچ کیا شوہر کے ذمہ ہوگا؟

ج:...... عورت عدت شوہر کے گھر گزارے، اگر وہاں عزت محفوظ ہو تو اور دوران عدت کا خرچ شوہر کے ذمہ ہوگا۔

بچے کی پیدائش کا خرچ

س:...... میری بہن حاملہ ہے بچے کی پیدائش کا خرچ اور بچہ کا خرچ کون اٹھائے گا اور کتنا ہوگا؟

ج:...... بچہ کی پیدائش کا خرچ اور بچے کے پیدا ہونے کے بعد بالغ ہونے تک مکمل خرچ بچہ کے باپ کے ذمہ ہوگا، خواہ لڑکا ہو یا لڑکی۔ باپ کی حیثیت کے مطابق اس سے وصول کیا جائے اور بہتر ہے کہ اس سے لکھوالیا جائے کہ وہ اس قدر خرچ ہر ماہ ادا کرے گا تاکہ بعد میں جھگڑے کی نوبت نہ آئے۔

بچہ ماں کے پاس کب تک رہ سکتا ہے

س:...... بچہ ماں کے پاس کب تک رہ سکتا ہے اور پرورش کا حق کس کو ہوگا؟

ج:...... بچہ کی پیدائش کے بعد پرورش کا حق لڑکا ہونے کی صورت میں سات سال تک اور لڑکی ہونے کی صورت میں بالغ ہونے تک ماں کو ملے گا، اس کے بعد باپ لے سکتا ہے، مگر اس دوران ماں باپ کو بچے سے ملنے سے روک نہیں سکتی اور نہ باپ زبردستی بچہ کو ماں سے چھین کر اپنے ساتھ لے جاسکتا ہے اور ماں کو پرورش کا حق اس وقت تک ہے جب تک کہ وہ بچہ کے غیر محرم سے نکاح نہ کرے اور وہ نکاح کرے گی تو یہ حق پرورش ماں سے بچہ کی نانی کو منتقل ہوجائے گا اگر نانی نہ ہو تو پھر دادی کو اور اس کے بعد خالہ کو پھر پھوپھی کو یہ حق ملے گا۔

شوہر مہر ادا کرے

س:...... اس نے ابھی تک مہر بھی ادا نہیں کیا، تو مہر کا کیا ہوگا؟

ج:...... شوہر نے اگر مہر ادا نہیں کیا اور بیوی نے معاف بھی نہیں کیا تو اب وہ عورت کو مکمل مہر بھی ادا کرے، کیونکہ یہ اس کے ذمہ قرض ہے جو اسے ہر صورت ادا کرنا ہوگا۔ واللہ اعلم۔

خالی پراپرٹی پر گیس بجلی کا بل ادا کرنا

س:...... ہماری ایک پراپرٹی ہے کئی سالوں سے ہم نے اسے رہائش کے لئے استعمال نہیں کیا یونہی خالی پڑی ہے، مگر اس پر گیس اور بجلی کا بل کمپنی والے بھیجتے رہتے ہیں، جب کہ ہم نے کمپلین بھی لکھوائی ہے کہ یہ پراپرٹی ہمارے استعمال میں نہیں اس پر بجلی اور گیس کا بل نہ بھیجا جائے، مگر اس کے باوجود پھر بھی بل آتے ہیں تو کیا ہم اس بل کو ادا کرنے کے لئے اپنے سیونگ اکاؤنٹ سے ملنے والے پروفٹ کو استعمال کرسکتے ہیں، یعنی ہم سود کی رقم سے گیس بجلی کا بل وغیرہ بھر سکتے ہیں؟

ج:...... سیونگ اکاؤنٹ پر ملنے والا منافع سود ہے اور حرام ہے۔ سود اور حرام کی آمدنی کو اپنے استعمال میں لانا جائز نہیں، بلکہ ایسی رقم کو بغیر ثواب کی نیت کے زکوٰۃ کے مستحق افراد کو دے دینا چاہئے۔ واللہ اعلم۔

☆☆......☆☆

ہفت روزہ
ختمِ نبوۃ

مجلس ادارت

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری   صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی   مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۲   ۲۸؍شعبان تا ۶؍رمضان ۱۴۳۴ھ مطابق ۸ تا ۱۵؍جولائی ۲۰۱۳ء   شمارہ:۲۶

سرپرست

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور اس کے اہداف	۵	محمد اعجاز مصطفیٰ
زکوٰۃ: دولت کی تقسیم کا انقلابی نظام	۷	مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
فضائل و مسائل تراویح	۱۲	مفتی محمد سلمان یاسین
دین کی صداقت و ابدیت پر ایمان	۱۵	شمس الحق ندوی
اللہ کے آئین کی غداری پر عام معافی	۱۷	انصار عباسی
نفس و شیطان کا دھوکا	۱۸	چوہدری افضل حقؒ
احمد یوسف قتل کیس	۱۹	رپورٹ: سیف اللہ خالد
مرزا قادیانی اور نبوت (۲)	۲۱	قاضی محمد سلیمان منصور پوریؒ
مرزا قادیانی کے گول مول الہام	۲۳	مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مولانا قاضی صاحب کے تبلیغی و اصلاحی پروگرام	۲۶	رپورٹ: مولانا توصیف احمد

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زر تعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 927-2 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ: 0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری   مطبع: القادر پرنٹنگ پریس   طابع: سید شاہد حسین   مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

جنت کے مناظر

جنت کے درجات

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جنت میں سو درجے ہیں، اور ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کی مسافت ہے۔"

(ترمذی، ج:۲، ص:۷۵،۷۶)

اس حدیث میں جنت کے درجات کا بیان ہے، اور یہ مضمون متعدد احادیث میں وارد ہے، جیسا کہ چند احادیث مصنف امام رحمہ اللہ نے بھی نقل کی ہیں، اس روایت میں جنت کے ہر دو درجوں کے درمیان کا فاصلہ ایک سو سال کی مسافت بیان کیا گیا ہے۔ مجمع الزوائد (ج:۱، ص:۴۱۹) میں طبرانی کی روایت سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی گئی ہے، اور اس میں جنت کے ہر دو درجوں کا فاصلہ پانچ سو سال کی مسافت ذکر کیا گیا ہے (قال الهيثمي: وفيه يحيى بن عبدالحميد الحماني وهو ضعيف)۔ اور عام روایات میں یہ ہے کہ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ آسمان وزمین کے درمیان ہے، ان روایات میں کوئی تعارض نہیں، اس لئے کہ آسمان وزمین کے درمیان کی مسافت بھی بعض روایات کے مطابق پانچ سو سال کی ہے، اور جس روایت میں سو سال کی مسافت کا ذکر آیا ہے اس میں زائد کی نفی نہیں، یوں بھی "سو" کا ہندسہ کثرت اور زیادتی کے لئے اکثر استعمال ہوتا ہے، علاوہ ازیں مدتِ مسافر میں کمی بیشی، تیز رفتاری اور سبک رفتاری کے لحاظ سے بھی ہوسکتی ہے۔

"حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے رمضان کا روزہ رکھا، (پنج گانہ) نماز پڑھی، اور بیت اللہ کا حج کیا۔ راوی کہتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کا بھی ذکر کیا تھا یا نہیں؟۔ اللہ تعالیٰ کے ذمے حق ہوگا کہ اس کی بخشش فرمادیں، خواہ اس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہجرت کی ہو یا وہ اپنی اسی زمین میں ٹھہرا رہا ہو جس میں پیدا ہوا تھا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ: کیا لوگوں کو اس کی اطلاع نہ کردوں؟ فرمایا: لوگوں کو چھوڑ دے کہ عمل کرتے رہیں، کیونکہ جنت میں سو درجے ہیں، ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ آسمان وزمین کے درمیان، اور جنت الفردوس سب سے اُوپر اور اعلیٰ وافضل جنت ہے، اس سے اُوپر رحمٰن کا عرش ہے، اور اسی سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں، پس جب اللہ تعالیٰ سے مانگو تو اس سے جنت الفردوس مانگا کرو۔" (ترمذی، ج:۲، ص:۷۶)

اس روایت کی سند پر تو مصنف امام رحمہ اللہ نے کلام کیا ہے، مگر اس مضمون کی متعدد احادیث ہیں، چنانچہ صحیح بخاری (ج:۱، ص:۳۹۱) کتاب الجہاد "باب درجات المجاہدین فی سبیل اللہ" میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا، نماز قائم کی اور رمضان کے روزے رکھے، اللہ تعالیٰ کے ذمے حق ہوگا کہ اسے جنت میں داخل کریں خواہ اس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کیا ہو یا اس سرزمین میں بیٹھا رہا ہو جس میں پیدا ہوا۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! تو کیا ہم لوگوں کو خوشخبری نہ سنادیں؟ فرمایا: جنت میں سو درجے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مجاہد فی سبیل اللہ کے لئے تیار کر رکھے ہیں، ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ آسمان وزمین کے درمیان، پس جب اللہ تعالیٰ سے مانگو تو اس سے جنت الفردوس مانگا کرو، کیونکہ وہ سب سے افضل اور سب سے اُوپر کی جنت ہے، اس کے اُوپر رحمٰن کا عرش ہے اور اسی سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں۔"

(صحیح بخاری، ج:۱، ص:۳۹۱)

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

سنن نسائی (ج:۲، ص:۵۶) "باب درجة المجاہدین فی سبیل اللہ" میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے بھی اسی مضمون کی ایک حدیث مروی ہے۔

ان احادیث میں چند مضامین ہیں:

اوّل:... جو شخص فرائض وواجباتِ شرعیہ کا پابند ہو، اس کے بارے میں فرمایا گیا کہ: اللہ تعالیٰ کے ذمے حق ہوگا کہ اسے جنت میں داخل کریں۔ یہ مضمون قرآن وحدیث میں بڑی کثرت سے آیا ہے کہ فلاں چیز اللہ تعالیٰ پر واجب ہے، یا اللہ تعالیٰ کے ذمے حق ہے۔ اہلِ سنت کے نزدیک ان نصوص کا مطلب یہ ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ نے اس چیز کو محض اپنے فضل واحسان اور مراحم خسروانہ کی بنا پر اپنے ذمے لے لیا ہے، ورنہ اللہ تعالیٰ پر کسی کا استحقاق نہیں۔

دوم:... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جب یہ عرض کیا گیا کہ: یہ خوشخبری عام لوگوں کو سنادی جائے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں فرمایا کہ: جنت کے سو درجے ہیں، سب سے اعلیٰ درجہ جنت الفردوس ہے۔ اس سے مقصد... واللہ اعلم... یہ تھا کہ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ محنت اور کوشش کرنی چاہئے کہ ان کو جنت میں عالی سے عالی درجہ ملے، ادنیٰ درجے پر قناعت کرکے نہیں بیٹھ جانا چاہئے۔ (جاری ہے)

محمد اعجاز مصطفیٰ

اداریہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور اس کے اہداف!

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

کسی بھی قوم، ملک اور سلطنت کی حفاظت اور صیانت کے لئے جہاں فوجی جوانوں اور بہادروں کی ضرورت ہوتی ہے وہاں ان فوجی جوانوں، سپہ سالاروں اور جانبازوں کی ضروریات کا خیال رکھنا اور ان کا پورا کرنا بھی اس قوم کی بنیادی ذمہ داری میں شامل ہوتا ہے۔

اگر کسی ملک اور سلطنت کے پاس فوج کے لئے افرادی قوت تو موجود ہے، لیکن قوم ان کی ضروریات پوری کرنے میں کوتاہی کرتی ہے تو یہ فوج کبھی دشمن کو مغلوب کرکے قوم کے لئے فتح کی نوید نہیں لاسکتی یا اسی طرح قوم اپنے پیٹ کاٹ کر اپنے جرنیلوں اور کمانڈروں کے لئے ان کی ہر طرح کی ضروریات کی کفالت اور کفایت تو کرتی ہے، لیکن اس قوم کے پاس مخلص اور باوفا جانبازوں اور سرفروشوں کی کمی ہے تو اس قوم کے لئے فاتح اور غالب ہونا تو دور کی بات ہے، یہ قوم اپنا دفاع اور بچاؤ بھی کبھی نہیں کرسکتی۔ اسی بات کو قرآن کریم نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

”وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ، واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین.“ (البقرہ:۱۹۵)

ترجمہ:”اور تم لوگ خرچ کیا کرو اللہ کی راہ میں اور اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں تباہی میں مت ڈالو اور کام اچھی طرح کیا کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں اچھی طرح کام کرنے والوں کو۔“ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ اس آیت کے ذیل میں لکھتے ہیں:

”اور تم لوگ جان کے ساتھ مال بھی خرچ کیا کرو اور اللہ کی راہ (جہاد) میں اور اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں تباہی میں مت ڈالو (کہ ایسے مواقع میں جان و مال خرچ کرنے سے جبن یا بخل کرنے لگو) جس کا نتیجہ تمہارا دشمن ضعیف اور مخالف کا قوی ہوجانا ہے جو کہ عین تباہی ہے، اور جو کام کرو اچھی طرح کیا کرو (مثلاً اس موقع پر خرچ کرنا ہے تو دل کھول کر خوشی سے اچھی نیت کے ساتھ خرچ کرو) بلاشبہ اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں اچھی طرح کام کرنے والوں کو۔“

مختصر یہ کہ مسلمان قوم کے لئے جس طرح اپنی جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کے لئے فوج رکھنا اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنا ضروری ہے، اسی طرح بلکہ اس سے بڑھ کر اپنی نظریاتی اور دینی سرحدات کی حفاظت کے لئے ایک جماعت کا ہونا اور اس کی ضروریات کا پورا کرنا بھی لازم اور ضروری ہوتا ہے۔

الحمدللہ! جہاں دینی مدارس کے اساتذہ و مدرسین تعلیم و تعلم کی صورت میں، تبلیغی جماعت کے احباب تبلیغ و دعوت کی صورت میں اور مساجد کے ائمہ و خطباء حضرات وعظ و نصیحت اور درس و بیان کی صورت میں کام کررہے ہیں، وہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رفقاء و مبلغین ناموس رسالت اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب ختم نبوت کی حفاظت کے لئے پورے عزم اور ولولہ کے ساتھ اپنے اکابر اور بزرگوں کی سرپرستی میں شب و روز مصروف عمل ہے۔

اہل علم اور تاریخ پر نظر رکھنے والے حضرات جانتے ہیں کہ قادیانیت وصیہونیت عالم اسلام کے لئے ایک ناسور کی حیثیت رکھتی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۹۰۱ء میں نبوت کا دعویٰ کرکے کفر و ارتداد کی راہ اختیار کی اور قادیانی امت کی بنیاد ڈالی، جس کا مقصد اسلام سے غداری اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مسلمہ کو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے کاٹ کر ایک ہندی مرکز (قادیان) پر جمع کرنا، اسلام دشمن طاقتوں کے لئے جاسوسی کرنا، اہل اسلام کے درمیان افتراق و انتشار پیدا کرنا اور مسئلہ جہاد کو منسوخ کرنا تھا اور آج بھی قادیانیت کے یہی مقاصد ہیں اور اسی پر وہ کاربند ہے۔

علمائے حق جو قادیانیت کے تمام مقاصد سے واقف تھے ہمیشہ سے اس کی تردید میں سرگرم رہے۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نور اللہ مرقدہ نے قادیانیت کے رد اور تعاقب کے لئے ”مجلس تحفظ ختم نبوت“ کے نام سے ایک مستقل غیر سیاسی تنظیم کی بنیاد ڈالی، جس کا مرکزی دفتر ملتان میں ہے اور چالیس سے

زائد دفاتر اور مبلغین پاکستان اور دیگر ممالک میں کام کر رہے ہیں۔ جماعت کے تحت گیارہ سے زائد مدارس اور اتنی ہی مساجد قائم ہیں، جس کے تمام تر اخراجات جماعت کے ذمہ ہیں، یہ دینی مدارس اور مساجد ایسے مقامات پر قائم کئے گئے ہیں، جہاں نسبتاً قادیانیوں کا زور کچھ زیادہ ہے۔

اسی طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے رد قادیانیت کے موضوع پر عربی، اردو، سندھی اور انگریزی میں سینکڑوں کی تعداد میں بڑی چھوٹی کتابیں، رسائل اور پمفلٹ شائع کئے ہیں، جن میں بعض کی اشاعت لاکھوں سے متجاوز ہے اور یہ تمام لٹریچر مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی سے اور ماہنامہ ''لولاک'' ملتان سے باقاعدہ شائع ہوتا ہے۔ اسی طرح ملتان دفتر اور چناب نگر میں بہت بڑی لائبریری قائم ہے، جن میں رد قادیانیت اور دوسرے موضوعات پر ہزاروں کتب ذخیرہ کی گئی ہیں، جو مناظروں اور مباحثوں میں حوالہ جات کے لئے بنیاد کا کام دیتی ہیں۔

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے پاکستان میں اسلام اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی تحریک شروع کی۔ لاہور میں مارشل لاء لگا دیا گیا۔ کئی ہزار جاں نثاران ختم نبوت نے جان کا نذرانہ پیش کیا' ایک لاکھ کے قریب علمائے کرام' رضا کاران ختم نبوت نے جیلوں کی ہوا کھائی۔ الحمد للہ! اس تحریک کے نتیجے میں پاکستان قادیانی اسٹیٹ بننے سے بچ گیا۔ یہ ۱۹۵۳ء کا دور تھا۔ قافلہ ختم نبوت نے اپنا کام جاری رکھا' حضرت مولانا محمد علی جالندھری' حضرت مولانا محمد حیات' حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی' حضرت مولانا محمد شریف جالندھری رحمہم اللہ سمیت ختم نبوت کے سینکڑوں داعی و مبلغ قریہ قریہ پھیل گئے' مسلمانوں کے ایک ایک پیسہ کی امداد سے تحفظ ختم نبوت کا کام جاری رکھا۔ تا آنکہ ۱۹۷۴ء میں محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں تحریک ختم نبوت کا آغاز ہوا۔ مفکر اسلام مولانا مفتی محمود' علامہ شاہ احمد نورانی' مولانا معین الدین لکھوی سمیت مختلف علمائے کرام نے تمام سیاسی جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا۔ پوری قوم متحد ہوئی اور ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانان پاکستان کو نصرت عطا فرمائی اور پاکستان کی قومی اسمبلی نے سرکاری طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیدیا۔ ۱۹۸۴ء میں قادیانیوں نے آئین کی خلاف ورزی شروع کی۔ امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد نور اللہ مرقدہ' حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں تحریک چلی' حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ نے مثالی جدوجہد کی' آخر کار صدر ضیاء الحق مرحوم نے امتناع قادیانیت آرڈی نینس جاری کیا۔ اس آرڈی نینس کے نفاذ کے بعد قادیانیوں کا گرو گھنٹال مرزا طاہر راتوں رات فرار ہو کر اپنے آقاؤں کے چرنوں میں لندن جا پہنچا' جہاں اس نے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوششیں نئے سرے سے شروع کر دیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے وہاں بھی اس فتنے کا تعاقب شروع کیا۔ مالی' گھانا سمیت افریقی ریاستوں میں قادیانی پہنچے تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے وہاں بھی ان کا پیچھا کیا' جس کے نتیجہ میں ہزاروں افراد قادیانیت سے تائب ہوئے۔ جنوبی افریقہ میں تاریخی مقدمہ عدالت میں پیش ہوا تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' عقیدۂ ختم نبوت کی حقانیت کے فروغ و تحفظ کے لئے وہاں بھی پہنچ گئی۔ غرض دنیا میں جہاں کہیں بھی قادیانیت نے پنجے جمانے کی کوشش کی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنا فریضہ ادا کیا اور قادیانیت کے پنجے اکھاڑ پھینکے۔ بقول حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ: ''اگر قادیانی خدانخواستہ چاند پر بھی پہنچ جائیں تو ہم ان کا پیچھا وہاں بھی نہیں چھوڑیں گے۔''

اس وقت صورتحال یہ ہے کہ قادیانیت' عیسائیت' یہودیت اور دیگر مذاہب و فرق باطلہ اسلام دشمنی میں تیزی سے مصروف عمل ہیں۔ مسلمان ممالک میں قادیانیوں کو کھلی چھٹی دے دی گئی ہے بلکہ ان کی سرپرستی کی جارہی ہے تاکہ مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکا ڈالا جاسکے۔ اسکولوں' رفاہی اداروں' اسپتالوں' سڑکوں کے ذریعہ غریب ممالک میں لوگوں کو اسلام کے نام پر قادیانی بنانے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ پاکستان کے علمائے کرام اور پاکستان کو تباہ کرنے کے لئے قادیانی اور دیگر لادینی قوتیں متحد ہوگئی ہیں۔ قادیانی یہ چاہتے ہیں کہ دنیا کے ایک ارب چالیس کروڑ مسلمان خدانخواستہ مرتد اور گمراہ ہوجائیں' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس اور عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ نعوذ باللہ ختم ہوجائے' ایسے وقت میں مسلمانوں پر بہت زیادہ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اگر آپ قیامت کے دن نبی اکرم ﷺ کی شفاعت چاہتے ہیں تو آیئے' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس اور عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کر کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی محافظوں میں شامل ہوجایئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا عبد المجید لدھیانوی دامت برکاتہم' نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر (رئیس جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن)، نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا عزیز احمد، ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہم اور دیگر تمام علمائے کرام کی جانب سے تمام مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں شامل ہوجائیں' اور اس جماعت سے ہر قسم کا تعاون کریں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سالانہ تبلیغی و رفاہی اخراجات کا تخمینہ کروڑوں روپے سے متجاوز ہے اور یہ مسلمانوں کے عطیات سے پورا ہوتا ہے۔ آگے بڑھئے اور زیادہ سے زیادہ اس میں اپنا حصہ ڈالئے' اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔ (آمین)

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

زکوٰۃ: دولت کی تقسیم کا انقلابی نظام

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

زکوٰۃ کی فرضیت:

زکوٰۃ، اسلام کا اہم ترین رُکن ہے، قرآن کریم میں اس کی بار بار تاکید کی گئی ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد میں بھی اس کی اہمیت وافادیت اور اس کے ادا نہ کرنے کے وبال کو بہت ہی نمایاں کیا گیا ہے۔

قرآن کریم میں ہے:

”والذین یکنزون الذھب والفضة ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم. یوم یحمٰی علیھا فی نار جھنم فتکوٰی بھا جباھھم وجنوبھم وظھورھم ھٰذا ما کنزتم لأنفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون.“ (التوبہ:۳۴،۳۵)

ترجمہ: ”جو لوگ سونے اور چاندی کا ذخیرہ جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے، انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنادو۔ جس دن ان سونے، چاندی کے خزانوں کو جہنم کی آگ میں تپا کر ان کے چہروں، ان کی پشتوں اور ان کے پہلوؤں کو داغا جائے گا، (اور ان سے کہا جائے گا کہ) یہ تھا تمہارا مال جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا، پس اپنے جمع کئے کی سزا چکھو۔“

حدیث میں ارشاد ہے کہ: ”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، ۱: اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ ۲: نماز قائم کرنا۔ ۳: زکوٰۃ ادا کرنا۔ ۴: بیت اللہ کا حج کرنا۔ ۵: رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

”قال عبداللہ: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: بنی الاسلام علیٰ خمس: شھادة ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ، واقام الصلوٰة وایتاء الزکوٰة وحج البیت وصوم رمضان.“

(رواہ البخاری ومسلم واللفظ لہ ج:۱ ص:۳۲)

> اگر دولت کی گردش منصفانہ نہ ہو، تو معاشرے کی زندگی خطرے میں ہوتی ہے، اور کسی وقت بھی حرکتِ قلب بند ہوجانے کا خوف طاری رہتا ہے۔ حق تعالیٰ نے دولت کی منصفانہ تقسیم اور عادلانہ گردش کے لئے جہاں اور بہت سی تدبیریں ارشاد فرمائی ہیں، ان میں سے ایک زکوٰۃ وصدقات کا نظام بھی ہے

ایک اور حدیث میں ہے کہ: ”جس شخص نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی، اس نے اس کے شر کو دور کردیا۔“

”من اذّی زکوٰة مالہ فقد ذھب عنہ شرہ.“ (کنزالعمال حدیث:۱۵۷۷۸، مجمع الزوائد ج:۳ ص:۶۳، وقال الھیثمی رواہ الطبرانی فی الاوسط واسنادہ حسن)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: ”جب تم نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی تو تم پر جو ذمہ داری عائد ہوتی تھی، اس سے تم سبکدوش ہوگئے۔“

”عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علی وسلم قال: اذا اذیت زکوٰة مالک فقد قضیت ما علیک.“ (ترمذی ج:۱ ص:۷۸، ابن ماجہ ص:۱۲۸، مطبوعہ نور محمد کارخانہ کراچی)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: ”اپنے مالوں کو زکوٰۃ کے ذریعہ محفوظ کرو، اپنے بیماروں کا صدقے سے علاج کرو، اور مصائب کے طوفانوں کا دُعا وتضرع سے مقابلہ کرو۔“ (ابوداؤد)

ایک حدیث میں ہے کہ: ”جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا، قیامت میں اس کا مال گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا، اور اس کی گردن سے لپٹ کر گلے کا طوق بن جائے گا۔“

”عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: ما من احد لا یؤدّی زکوٰة مالہ الا مثل لہ یوم القیامة شجاعًا اقرع حتی یطوق عنقہ.“ (سنن نسائی ج:۱ ص:۳۳۳، و سنن ابن ماجہ ص:۱۲۸، واللفظ لہ)

اس مضمون کی بہت سی احادیث ہیں، جن میں زکوٰۃ نہ دینے پر قیامت کے دن ہولناک سزاؤں کی وعیدیں سنائی گئی ہیں۔

زکوٰۃ کے فوائد:

حق تعالیٰ شانہ نے جتنے اَحکام اپنے بندوں کے لئے مقرر فرمائے ہیں ان میں بے شمار حکمتیں ہیں جن کا انسانی عقل احاطہ نہیں کرسکتی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کا فریضہ عائد کرنے میں بھی بہت سی حکمتیں رکھی ہیں، اور سچی بات یہ ہے کہ یہ نظام ایسا پاکیزہ ومقدس اور اتنا اعلیٰ وارفع ہے کہ انسانی عقل اس کی بلندیوں تک رسائی حاصل کرنے سے قاصر ہے، یہ ں چند عام فہم فوائد کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں۔

۱:...... آج پوری دُنیا میں سوشلزم کی بات ہو رہی ہے، جس میں غریبوں کی فلاح وبہبود کا نعرہ لگا کر انہیں متمول طبقے کے خلاف اُکسایا جاتا ہے، اس تحریک سے غریبوں کا بھلا کہاں تک ہوتا ہے؟ یہ ایک مستقل موضوع ہے، مگر یہاں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ امیر وغریب کی یہ جنگ صرف اس لئے پیدا ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے متمول طبقے کے ذمہ پسماندہ طبقے کے جو حقوق عائد کئے تھے ان سے انہوں نے پہلوتہی کی، اگر پورے ملک کی دولت کا چالیسواں حصہ ضرورت مندوں میں تقسیم کردیا جائے اور یہ عمل ایک وقتی سی چیز نہ رہے، بلکہ ایک مسلسل عمل کی شکل اختیار کرلے، اور امیر طبقہ کسی ترغیب وتحریص اور کسی جبر واکراہ کے بغیر ہمیشہ یہ فریضہ ادا کرتا رہے اور پھر اس رقم کی منصفانہ تقسیم مسلسل ہوتی رہے تو کچھ عرصے کے بعد آپ دیکھیں گے کہ غرباء کو امیروں سے شکایت ہی نہیں رہے گی، اور امیر وغریب کی جس جنگ سے دُنیا جہنم کدہ بنی ہوئی ہے، وہ اس نظام کی بدولت راحت وسکون کی جنت بن جائے گی۔

میں صرف پاکستان کی ملتِ اسلامیہ سے نہیں، بلکہ دُنیا بھر کے انسانوں اور معاشروں سے کہتا ہوں کہ وہ اسلام کے نظامِ زکوٰۃ کو نافذ کرکے اس کی برکات کا مشاہدہ کریں اور سرمایہ دار ملکوں کی جتنی دولت کمیونزم کا مقابلہ کرنے پر صرف ہورہی ہے وہ بھی اسی مد میں شامل کرلیں۔

۲:...... مال ودولت کی حیثیت انسانی معیشت میں وہی ہے جو خون کی بدن میں ہے، اگر خون کی گردش میں فتور آجائے تو انسانی زندگی کو خطرہ لاحق ہوجاتا ہے، اور بعض اوقات دل کا دورہ پڑنے سے انسان کی اچانک موت واقع ہوجاتی ہے۔ ٹھیک اسی طرح اگر دولت کی گردش منصفانہ نہ ہو، تو معاشرے کی زندگی خطرے میں ہوتی ہے، اور کسی وقت بھی حرکتِ قلب بند ہوجانے کا خوف طاری رہتا ہے۔ حق تعالیٰ نے دولت کی منصفانہ تقسیم اور عادلانہ گردش کے لئے جہاں اور بہت سی تدبیریں ارشاد فرمائی ہیں، ان میں سے ایک زکوٰۃ وصدقات کا نظام بھی ہے، اور جب تک یہ نظام صحیح طور پر نافذ نہ ہو اور معاشرہ اس نظام کو پورے طور پر ہضم نہ کرلے تب تک نہ دولت کی منصفانہ گردش کا تصور کیا جاسکتا ہے، اور نہ معاشرہ اختلال وزوال سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

۳:...... پورے معاشرے کو ایک اکائی تصور کیجئے، اور معاشرے کے افراد کو اس کے اعضاء سمجھئے، آپ جانتے ہیں کہ کسی حادثے یا صدمے سے کسی عضو میں خون جمع ہوکر منجمد ہوجائے تو وہ گل سڑکر پھوڑے پھنسی کی شکل میں پیپ بن کر بہہ نکلتا ہے۔ اسی طرح جب معاشرے کے اعضاء میں ضرورت سے زیادہ خون جمع ہوجاتا ہے تو وہ بھی سڑنے لگتا ہے، اور پھر کبھی تعیش پسندی اور فضول خرچی کی شکل میں نکلتا ہے، کبھی عدالتوں اور وکیلوں کے چکر میں ضائع ہوتا ہے، کبھی بیماریوں اور اسپتالوں میں لگتا ہے، کبھی اُونچی اُونچی بلڈنگوں اور محلات کی تعمیرات میں برباد ہوجاتا ہے (اور اس بربادی کا احساس آدمی کو اس وقت ہوتا ہے جب اس کی گرفتاری کے وارنٹ جاری ہوجاتے ہیں اور اسے بیک بینی ودوگوش یہاں سے باہر نکال دیا جاتا ہے)۔

قدرت نے زکوٰۃ وصدقات کے ذریعہ ان پھوڑے پھنسیوں کا علاج تجویز کیا ہے، جو دولت کے انجماد کی بدولت معاشرے کے جسم پر نکل آتی ہیں۔

۴:...... اپنے بنی نوع سے ہمدردی، انسانیت کا عمدہ ترین وصف ہے، جس شخص کا دل اپنے جیسے انسانوں کی بے چارگی، غربت وافلاس، بھوک، فقر وفاقہ اور تنگ دستی وزبوں حالی دیکھ کر نہیں پسیجتا، وہ انسان نہیں جانور ہے، اور چونکہ ایسے موقعوں پر شیطان اور نفس، انسان کو انسانی ہمدردی میں اپنا کردار ادا کرنے سے باز رکھتے ہیں، اس لئے بہت کم آدمی اس کا حوصلہ کرتے ہیں، حق تعالیٰ شانہ نے اپنے کمزور بندوں کی مدد کے لئے امیر لوگوں کے ذمہ یہ فریضہ عائد کردیا ہے، تاکہ اس فریضہ خداوندی کے سامنے وہ کسی نادان دوست کے مشورے پر عمل نہ کریں۔

۵:...... مال، جہاں انسانی معیشت کی بنیاد ہے، وہاں انسانی اخلاق کے بنانے اور بگاڑنے میں بھی اس کو گہرا دخل ہے، بعض دفعہ مال کا نہ ہونا انسان کو غیر انسانی حرکات پر آمادہ کردیتا ہے، اور وہ معاشرے کی ناانصافی کو دیکھ کر معاشرتی سکون کو غارت کرنے کی ٹھان لیتا ہے۔

بعض اوقات وہ چوری، ڈکیتی، سٹہ اور جوا جیسی قبیح حرکات شروع کردیتا ہے، کبھی غربت وافلاس کے ہاتھوں تنگ آکر وہ اپنی زندگی سے ہاتھ دھولینے کا فیصلہ کرلیتا ہے، کبھی وہ پیٹ کا جہنم بھرنے کے لئے اپنی عزت وعصمت کو نیلام کرتا ہے، اور کبھی فقر وفاقہ کا مداوا ڈھونڈنے کے لئے اپنے دین وایمان کا سودا کرتا ہے، اسی بنا پر ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے:

"کاد الفقر أن یکون کفرًا."

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان، مشکوٰۃ ص:۴۳۹)

یعنی ''فقر وفاقہ آدمی کو قریب قریب کفر تک پہنچادیتا ہے۔'' اور فقر وفاقہ میں اپنے منعمِ حقیقی کی ناشکری کرنا تو ایک عام بات ہے۔

یہ تمام غیر انسانی حرکات، معاشرے میں فقر و فاقہ سے جنم لیتی ہیں، اور بعض اوقات گھرانوں کے گھرانوں کو برباد کرکے رکھ دیتی ہیں، ان کا مداوا ڈھونڈنا معاشرے کی اجتماعی ذمہ داری ہے، اور صدقات وزکوٰۃ کے ذریعے خالقِ کائنات نے ان برائیوں کا سدباب بھی فرمایا ہے۔

۶:...... اس کے برعکس بعض اخلاقی خرابیاں وہ ہیں جو مال و دولت کے افراط سے جنم لیتی ہیں، امیرزادوں کو جو جو چونچلے سوجھتے ہیں، اور جس قسم کی غیر انسانی حرکات ان سے سرزد ہوتی ہیں، انہیں بیان کرنے کی حاجت نہیں، صدقات وزکوٰۃ کے ذریعے حق تعالیٰ نے مال ودولت سے پیدا ہونے والی اخلاقی برائیوں کا بھی انسداد فرمایا ہے، تاکہ ان لوگوں کو غرباء کی ضروریات کا بھی احساس رہے اور غرباء کی حالت ان کے لئے تازیانۂ عبرت بھی ہے۔

۷:...... زکوٰۃ وصدقات کے نظام میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس سے وہ مصائب وآفات ٹل جاتی ہیں جو انسان پر نازل ہوتی رہتی ہیں، اسی بناء پر بہت سی احادیثِ شریفہ میں بیان فرمایا گیا ہے کہ صدقہ سے رَدِّ بلا ہوتا ہے، اور انسان کی جان و مال آفات سے محفوظ رہتی ہے۔

عام لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ جب کوئی شخص بیمار پڑجائے تو صدقے کا بکرا ذبح کردیتے ہیں، وہ مسکین یہ سمجھتے ہیں کہ شاید بکرے کی جان کی قربانی دینے سے مریض کی جان بچ جائے گی، ان لوگوں نے صدقے کے مفہوم کو نہیں سمجھا، صدقہ صرف بکرا ذبح کردینے کا نام نہیں، بلکہ اپنے پاک مال سے کچھ حصہ خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے کسی ضرورت مند کے حوالے کردینے کا نام ہے، جس میں ریا، تکبر اور فخر ومباہات کی کوئی آلائش نہ ہو، اس لئے جب کوئی آفت پیش آئے، صدقے سے اس کا علاج کرنا چاہئے، آپ جتنی ہمت واستطاعت رکھتے ہیں تو بازار سے اس کی قیمت معلوم کرکے اتنی قیمت کسی محتاج کو دے دیجئے، یا بکرا ہی خرید کر کسی کو صدقہ کردیجئے، الغرض بکرے کو ذبح کرنے کو رَدِّ بلا میں کوئی دخل نہیں، بلکہ بلا تو صدقے سے ٹلتی ہے، اس لئے صرف شدید بیماری نہیں، بلکہ ہر آفت ومصیبت میں صدقہ کرنا چاہئے، بلکہ آفتوں اور مصیبتوں کے نازل ہونے سے پہلے صدقے سے ان کا تدارک ہونا چاہئے، ہمارا متمول طبقہ جس قدر دولت میں کھیلتا ہے، بدقسمتی سے آفات و مصائب کا شکار بھی اسی قدر زیادہ ہوتا ہے۔

اس کا سبب بھی یہی ہے کہ وہ اپنے مال کی زکوٰۃ ٹھیک ٹھیک ادا نہیں کرتے، اور جتنا اللہ تعالیٰ نے ان کو دیا ہے، اتنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔

۸:...... زکوٰۃ وصدقات کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے مال ودولت میں برکت ہوتی ہے، اور زکوٰۃ وصدقات میں بخل کرنا آسمانی برکتوں کے دروازے بند کردیتا ہے، حدیث میں ہے کہ: ''جو قوم زکوٰۃ روک لیتی ہے، اللہ تعالیٰ اس پر قحط اور خشک سالی مسلط کردیتا ہے، اور آسمان سے بارش بند ہوجاتی ہے۔'' (طبرانی، حاکم)

ایک اور حدیث میں ہے کہ چار چیزوں کا نتیجہ چار چیزوں کی شکل میں ہوتا ہے:

۱:- جب کوئی قوم عہد شکنی کرتی ہے تو اس پر دشمنوں کو مسلط کردیا جاتا ہے۔

۲:- جب وہ ما انزل اللہ کے خلاف فیصلے کرتی ہے، تو قتل وخونریزی اور موت عام ہوجاتی ہے۔

۳:- جب کوئی قوم زکوٰۃ روک لیتی ہے تو ان سے بارش روک لی جاتی ہے۔

۴:- جب کوئی قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے تو زمین کی پیداوار کم ہوجاتی ہے اور قوم پر قحط مسلط ہوجاتا ہے۔ (طبرانی)

خلاصہ یہ کہ خدا تعالیٰ کا تجویز فرمودہ نظامِ زکوٰۃ وصدقات انقلابی نظام ہے، جس سے معاشرے کو راحت وسکون کی زندگی نصیب ہوسکتی ہے، اور اس سے انحراف کا نتیجہ معاشرے کے افراد کی بے چینی و بے اطمینانی کی شکل میں رونما ہوتا ہے۔

۹:...... یہ تمام اُمور تو وہ تھے جن کا تعلق دُنیا کی اسی زندگی سے ہے، لیکن ایک مؤمن جو سچے دل سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتا ہو، یہ دُنیوی زندگی ہی اس کا منتہائے نظر نہیں، بلکہ اس کی زندگی کی ساری تگ ودو آخرت کی زندگی کے لئے ہے، وہ اس دارِ فانی کی محنت سے اپنا آخرت کا گھر سجانا چاہتا ہے، وہ اس تھوڑی سی چند روزہ زندگی سے آخرت کی دائمی زندگی کی راحت وسکون کا متلاشی ہے۔ عام انسانوں کی نظر صرف اس دُنیا تک محدود ہے، اور وہ جو کچھ کرتے ہیں صرف اسی دُنیا کی فلاح و بہبود کے لئے کرتے ہیں، جس منصوبے کی تشکیل کرتے ہیں، محض اس زندگی کے خاکوں اور نقشوں کو سامنے رکھ کر کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے صدقات وزکوٰۃ کے ذریعہ اہلِ ایمان کو آخرت کے بینک میں اپنی دولت منتقل کرنے کا گُر بتایا ہے، زکوٰۃ وصدقات کی شکل میں جو رقم دی جاتی ہے وہ براہِ راست آخرت کے بینک میں جمع ہوتی ہے، اور یہ آدمی کو اس دن کام آئے گی جب وہ خالی ہاتھ یہاں کی چیزیں یہیں چھوڑ کر رخصت ہوگا:

''سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاوے گا، جب لاد
چلے گا بنجارا''

اس لئے بہت ہی خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اپنی دولت یہاں سے وہاں منتقل کرنے میں پیش قدمی

کرتے ہیں۔

۱:......انسان دُنیا میں آتا ہے تو بہت سے تعلقات اس کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں، ماں باپ کا رشتہ، بہن بھائیوں کا رشتہ، عزیز و اقارب کا رشتہ، اہل وعیال کا رشتہ وغیرہ وغیرہ۔

لیکن مؤمن کا ایک رشتہ اپنے خالق ومحسن اور محبوبِ حقیقی سے بھی ہے، اور یہ رشتہ تمام رشتوں سے مضبوط بھی ہے اور پائیدار بھی، دُوسرے سارے رشتے توڑے بھی جاسکتے ہیں اور جوڑے بھی جاسکتے ہیں، مگر یہ رشتہ کسی لمحے نہ توڑا جاسکتا ہے نہ اس کا چھوڑنا ممکن ہے، یہ دُنیا میں بھی قائم ہے، نزع کے وقت بھی رہے گا، قبر کی تاریک کوٹھری میں بھی رہے گا، میدانِ محشر میں بھی اور جنت میں بھی، جوں جوں زندگی کے دور گزرتے اور بدلتے رہیں گے، یہ رشتہ قوی سے قوی تر ہوتا جائے گا، اور اس کی ضرورت کا احساس بھی سب رشتوں پر غالب آتا جائے گا۔ اس رشتے کی راہ میں سب سے بڑھ کر انسان کی نفسانی خواہشات حائل ہوتی ہیں، اور ان خواہشات کی بجاآوری کا سب سے بڑا ذریعہ مال ہے، زکوٰۃ وصدقات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اس کی خواہشات کو کم سے کم کرنا چاہتے ہیں، اور بندے کا جو رشتہ اس کے ساتھ ہے اس کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنانا چاہتے ہیں، اس لئے جو صدقہ کسی فقیر ومسکین کو دیا جاتا ہے، وہ دراصل اس کو نہیں دیا جاتا، بلکہ یہ اپنی مالی قربانی کا حقیر سا نذرانہ ہے، جو بندے کی طرف سے محبوبِ حقیقی کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے، چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ جب بندہ صدقہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دستِ رضا سے قبول فرماتے ہیں اور پھر اس کی پرورش فرماتے رہتے ہیں، قیامت کے دن وہ صدقہ رائی سے پہاڑ بناکر بندے کو واپس کردیا جائے گا۔ پس حیف ہے! ہم بارگاہِ رَبّ العزّت میں اتنی معمولی سی قربانی پیش کرنے سے بھی ہچکچائیں اور حق تعالیٰ شانہ کی بے پایاں عنایتوں اور رحمتوں سے خود کو محروم رکھیں۔

زکوٰۃ ٹیکس نہیں:

اُوپر کی سطور سے یہ حقیقت بھی عیاں ہوگئی کہ زکوٰۃ ٹیکس نہیں، بلکہ ایک اعلیٰ ترین عبادت ہے، بعض لوگوں کے ذہن میں زکوٰۃ کا ایک نہایت گھٹیا تصور ہے، وہ اس کو حکومت کا ٹیکس سمجھتے ہیں، جس طرح کہ تمام حکومتوں میں مختلف قسم کے ٹیکس عائد کئے جاتے ہیں، حالانکہ زکوٰۃ کسی حکومت کا عائدہ ٹیکس نہیں، نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی حکومت کی ضروریات کے لئے اس کو عائد کیا ہے، بلکہ حدیث میں صاف طور پر ارشاد ہے کہ زکوٰۃ مسلمانوں کے متمول طبقے سے لے کر ان کے تنگ دستوں کو لوٹادی جائے گی۔

اسی طرح یہ سمجھنا بھی غلط ہے کہ زکوٰۃ دینے والے فقراء ومساکین پر کوئی احسان کرتے ہیں، ہرگز نہیں! بلکہ خود فقراء ومساکین کا مالداروں پر احسان ہے کہ ان کے ذریعے سے ان لوگوں کی رقوم خدائی بینک میں جمع ہورہی ہیں، اگر آپ کسی کو بینک میں جمع کرانے کے لئے کوئی رقم سپرد کرتے ہیں تو کیا آپ اس پر احسان کررہے ہیں؟ اگر یہ احسان نہیں تو غرباء کو زکوٰۃ دینا بھی ان پر احسان نہیں!

پہلی اُمتوں میں جو مال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نذرانے کے طور پر پیش کیا جاتا تھا، اس کا استعمال کرنا کسی کے لئے بھی جائز نہیں تھا، بلکہ وہ سوختنی قربانی کہلاتی تھی، اسے قربان گاہ میں رکھ دیا جاتا تھا، اب اگر آسمان سے آگ آکر اسے راکھ کرجاتی تو یہ قربانی کے قبول ہونے کی علامت تھی، اور اگر وہ چیز اسی طرح پڑی رہتی تو اس کے مردود ہونے کی نشانی تھی۔ حق تعالیٰ نے اس اُمتِ مرحومہ پر یہ خاص عنایت فرمائی ہے کہ اُمراء کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ جو چیز حق تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرنا چاہیں اسے ان کے فلاں فلاں بندوں (فقراء ومساکین) کے حوالے کردیں۔ اس عظیم الشان رحمت کے ذریعہ ایک طرف فقراء کی حاجات کا انتظام کردیا گیا اور دُوسری طرف اس اُمتِ مرحومہ کے لوگوں کو رُسوائی اور ذلت سے بچالیا گیا، اب خدا ہی جانتا ہے کہ کون پاک مال سے صدقہ کرتا ہے؟ اور کون ناپاک مال سے؟ کون ایسا ہے جو محض رضائے الٰہی کے لئے دیتا ہے؟ اور کون ہے جو نام و نمود اور شہرت وریا کے لئے؟ الغرض زکوٰۃ ٹیکس نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نذرانہ ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اسے قرضِ حسن فرمایا ہے: ''کون ہے جو اللہ کو قرضِ حسن دے؟ پس وہ اس کے لئے اس کو کئی گنا بڑھادے۔'' (البقرہ)

یہاں صدقات کو ''قرضِ حسن'' سے اس لئے تعبیر کیا گیا ہے کہ جس طرح قرض واجب الادا ہے، اسی طرح صدقہ کرنے والوں کو مطمئن رہنا چاہئے کہ ان کا یہ صدقہ بھی ہزاروں برکتوں اور سعادتوں کے ساتھ انہیں واپس کردیا جائے گا۔ یہ مطلب نہیں کہ خدا تعالیٰ کو کسی کی احتیاج ہے، یہی وجہ ہے کہ صدقہ فقیر کے ہاتھوں میں جانے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے، اور فقیر گویا اس دینے والے سے وصول نہیں کررہا، بلکہ یہ اس کی طرف سے دیا جارہا ہے جو سب کا داتا ہے۔

زکوٰۃ حکومت کیوں وصول کرے؟

رہا یہ سوال کہ جب زکوٰۃ ٹیکس نہیں، بلکہ خالص عبادت ہے، تو حکومت کو اس کا انتظام کیوں تفویض کیا جائے؟ اس سوال کا جواب ایک مستقل مقالے کا موضوع ہے، مگر یہاں مختصر طور پر اتنا سمجھ لینا چاہئے کہ اسلام پورے معاشرے کو ایک اکائی قرار دے کر اس کا نظم ونسق اسلامی حکومت کے سپرد کرتا ہے۔ اس لئے وہ فقراء ومساکین جو اسلامی معاشرے کا جزو ہیں ان کی ضروریات کا تکفل بھی اسلامی معاشرے کی قوت

مقتدرہ کے سپرد کرتا ہے، اور اس کفالت کے لئے اس نے صدقات وزکوٰۃ کا نظام رائج فرمایا ہے، فقراء و مساکین کی کفالت کی سب سے بڑی ذمہ داری حکومت پر عائد کی گئی ہے، اس لئے اس مد کے لئے مخصوص رقم کا بندوبست بھی حکومت کا فریضہ ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ جو لوگ حکومت کی جانب سے صدقات کی وصولی وانتظام پر مقرر ہوں، حدیثِ پاک میں ان کو "غازی فی سبیل اللہ" کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی) جس میں ایک طرف ان کی خدمات کو سراہا گیا ہے، اور دوسری طرف ان کی نازک ذمہ داری کا بھی انہیں احساس دلایا گیا ہے۔ یعنی اگر وہ اس فریضے کو جہاد فی سبیل اللہ سمجھ کر ادا کریں گے تب اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہوں گے، اور اگر انہوں نے اس مال میں ایک پیسے کی بھی خیانت روا رکھی تو انہیں اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ وہ خدائی مال میں خیانت کے مرتکب ہو رہے ہیں، جو ان کے لئے آتشِ دوزخ کا سامان ہے، چنانچہ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ: "جس شخص کو ہم نے کسی کام پر مقرر کیا، اور اس کے لئے ایک وظیفہ بھی مقرر کردیا، اس کے بعد اگر وہ اس مال سے کچھ لے تو وہ غنیمت میں خیانت کرنے والا ہوگا۔" (ابوداؤد)

زکوٰۃ کے چند مسائل:

زکوٰۃ ہر صاحب نصاب مسلمان پر فرض ہے، اس کے مسائل حضرات علمائے کرام سے اچھی طرح سمجھ لینے چاہئیں، میں یہاں چند مسائل درج کرتا ہوں، مگر عوام صرف اپنے فہم پر اعتماد نہ کریں، بلکہ اہل علم سے اچھی طرح تحقیق کرلیں۔

۱:...... اگر کسی شخص کی ملکیت میں ساڑھے باون تولے (۶۱۲٫۳۵ گرام) چاندی یا ساڑھے سات تولے (۸۷٫۵ گرام) سونا ہے، یا اتنی مالیت کا نقد روپیہ ہے یا پھر اتنی مالیت کا مال تجارت ہے، تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔

۲:...... اگر کسی شخص کے پاس کچھ چاندی ہو، کچھ سونا ہو یا کچھ روپیہ یا کچھ مال تجارت ہو، اور ان سب کی مجموعی مالیت ساڑھے باون تولے (۶۱۲٫۳۵ گرام) چاندی کے برابر ہو تو اس پر بھی زکوٰۃ فرض ہوگی۔

۳:...... کارخانے اور فیکٹری وغیرہ کی مشینوں پر زکوٰۃ نہیں، لیکن ان میں جو مال تیار ہوتا ہے اس پر زکوٰۃ ہے، اسی طرح جو خام مال کارخانے میں موجود ہو اس پر بھی زکوٰۃ ہے۔

۴:...... سونے چاندی کی ہر چیز پر زکوٰۃ ہے، چنانچہ سونے چاندی کے زیور، سونے چاندی کے برتن حتیٰ کہ سچا گوٹا، ٹھپا، اصلی زری، سونے چاندی کے بٹن، خواہ کپڑوں میں لگے ہوئے ہوں، ان سب پر زکوٰۃ فرض ہے۔

۵:...... کارخانوں اور ملوں کے حصص پر بھی زکوٰۃ واجب ہے، جبکہ ان حصص کی مقدار بقدر نصاب ہو یا دوسری قابلِ زکوٰۃ چیزوں کو ملا کر نصاب بن جاتا ہو، البتہ مشینری اور فرنیچر وغیرہ استعمال کی چیزوں پر زکوٰۃ نہیں ہوگی، اس لئے ہر حصے دار کے حصے میں اس کی جتنی قیمت آتی ہے، اس کو مستثنیٰ کرکے باقی کی زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی۔

۶:...... سونا چاندی، مالِ تجارت اور کمپنی کے حصص کی جو قیمت زکوٰۃ کا سال پورا ہونے کے دن ہوگی، اس کے مطابق زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

۷:...... سال کے اول وآخر میں نصاب کا پورا ہونا شرط ہے، اگر درمیان سال میں رقم کم ہوجائے تو اس کا اعتبار نہیں۔

مثلاً: ایک شخص سال شروع ہونے کے وقت تین ہزار روپے کا مالک تھا، تین مہینے کے بعد اس کے پاس چودہ سو روپے رہ گئے، چھ مہینے بعد چار ہزار روپے ہوگئے، اور سال کے ختم پر ساڑھے چار ہزار روپے کا مالک تھا، تو سال پورا ہونے کے وقت اس پر ساڑھے چار ہزار روپے کی زکوٰۃ واجب ہوگی، درمیان سال میں اگر رقم گھٹتی بڑھتی رہی، اس کا اعتبار نہیں۔

(نوٹ: آج کل ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت پونے تین ہزار روپے ہے)

۸:...... پراویڈنٹ فنڈ پر وصول یابی کے بعد زکوٰۃ فرض ہے، وصول یابی سے پہلے سالوں کی زکوٰۃ فرض نہیں۔

۹:...... صاحب نصاب اگر پیشگی زکوٰۃ ادا کردے، تب بھی جائز ہے، لیکن سال کے دوران اگر مال بڑھ گیا تو سال ختم ہونے پر زائد رقم ادا کردے۔

زکوٰۃ کے مصارف:

۱:...... زکوٰۃ صرف غرباء و مساکین کا حق ہے، حکومت اس کو عام رفاہی کاموں میں استعمال نہیں کرسکتی۔

۲:...... کسی شخص کو اس کے کام یا خدمت کے معاوضے میں زکوٰۃ کی رقم نہیں دی جاسکتی، لیکن زکوٰۃ کی وصولی پر جو عملہ حکومت کی طرف سے مقرر ہو، ان کا مشاہرہ اس فنڈ سے ادا کرنا صحیح ہے۔

۳:...... حکومت صرف اموالِ ظاہرہ کی زکوٰۃ وصول کرے گی، اموالِ باطنہ کی زکوٰۃ ہر شخص اپنی صوابدید کے مطابق ادا کرسکتا ہے۔

(کارخانوں اور ملوں میں تیار ہونے والا مال، تجارت کا مال اور بینک میں جمع شدہ سرمایہ "اموالِ ظاہرہ" ہیں، اور جو سونا، چاندی، نقدی گھروں میں رہتی ہے ان کو "اموالِ باطنہ" کہا جاتا ہے)۔

۴:...... کسی ضرورت مند کو اتنا روپیہ دے دینا جتنے پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے، مکروہ ہے، لیکن زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔

☆☆......☆☆

فضائل ومسائل تراویح

مفتی محمد سلمان یاسین

رمضان المبارک کا مہینہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں پر ایک احسان عظیم ہے جو حضرت خاتم النبیین، امام المتقین صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اس امت مرحومہ کو عطیہ ہوا ہے۔ رمضان المبارک میں امام الانبیاء سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں اور انعامات اور نوازشات کے علاوہ اس امت کو دو اہم عبادتیں خصوصیت کے ساتھ عطا فرمائی گئی ہیں، ایک دن میں روزہ اور دوسری رات کی تراویح۔ امام الخلفاء خاتم الانبیاء سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی ایک طویل حدیث میں منقول ہے:

"حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کی آخری تاریخ میں ہم لوگوں کو وعظ فرمایا کہ: تمہارے اوپر ایک مہینہ آرہا ہے جو بہت بڑا مہینہ ہے، بہت مبارک مہینہ ہے، اس میں ایک رات ہے (شب قدر) جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کے روزہ کو فرض فرمایا اور اس کی رات کے قیام (یعنی تراویح) کو ثواب کی چیز بنایا ہے...الخ"

(مشکوٰۃ المصابیح، ج:۱، ص:۲۳۳)

اس حدیث شریف میں قیام اللیل کے معنی محدثین نے تراویح کے ہی لئے ہیں جیسا کہ محدث کبیر شارح مشکوٰۃ ملا علی قاریؒ اس حدیث شریف کے تشریح میں فرماتے ہیں:

"جعل اللّٰہ صیامہ أی صیام نہارہ فریضۃ أی فرضا قطعیا وقیام لیلۃ أی أحیائہ بالتراویح ونحوہا تطوعا أی سنۃ مؤکدۃ فمن فعلہ فاز بعظیم ثوابہ ومن ترکہ حرم الخیر وعوقب بعتابہ۔"

(مرقاۃ المفاتیح، ج:۶، ص:۲۵۹)

ان سطور میں انشاء اللہ ہم سنت تراویح سے متعلق کچھ عرض کرتے ہیں۔

فضائل تراویح:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول وعمل سے اس نماز کی ترغیب دی ہے اور اس کے فضائل ارشاد فرمائے ہیں، مثلاً صحیح مسلم شریف میں بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے:

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ترغیب دلاتے تھے قیام رمضان کے بارے میں بغیر اس کے کہ پختہ طریقہ پر حکم دیں، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس شخص نے قیام کیا اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے اور اس سے ثواب طلب کرتے ہوئے تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہوگئے اور معاملہ اسی طرح تھا پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بھی معاملہ اسی طرح تھا اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دور میں بھی اسی طرح تھا (یعنی سب متفرق طور پر پڑھتے تھے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیس رکعات پر اکٹھا کیا)۔" (صحیح مسلم، ج:۲، ص:۱۷۷)

ایک دوسری روایت میں ارشاد ہے:

"حضرت ابو سلمہ اپنے والد عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے مہینہ کا ذکر کیا اور فرمایا: یہ ایک مہینہ ہے، اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کے روزے فرض کئے ہیں اور میں نے اس کے قیام کو تمہارے لئے سنت قرار دیا ہے، پس جس نے اس کے روزے رکھے اور قیام کیا ایمان کے ساتھ نیکی اور ثواب طلب کرتے ہوئے تو وہ اپنے گناہوں سے اسی طرح نکل جائے گا جس طرح کہ اس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا، اسی طرح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے: "عن ابن عباس ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان یصلی فی رمضان عشرین رکعۃ سوی الوتر" (نصب الرایۃ تخریج احادیث الہدایۃ، ۱۵۳، ج:۲، بحوالہ مصنف ابن ابی شیبہ و طبرانی)

... حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں وتر کے علاوہ بیس رکعات (قیام اللیل یعنی تراویح) نماز پڑھا کرتے تھے...."

حکم تراویح:

تراویح سے متعلق بنیادی طور پر تین مختلف احکام ہیں:

۱:... نفس تراویح کا حکم یہ ہے کہ تراویح کی نماز (بیس رکعات) عشاء کی فرض نماز کے بعد پورے ماہ رمضان المبارک میں ہر عاقل و بالغ مسلمان مقیم مرد وعورت کے لئے سنت مؤکدہ ہے یعنی اگر کسی شخص نے مقیم ہونے اور قادر ہونے کے باوجود تراویح کی نماز کسی ایک رات میں بھی مکمل یا بیس میں سے کچھ رکعات چھوڑ دیں تو شرعاً یہ شخص تارک سنت ہونے کی بنا پر گناہگار ہوگا، کیونکہ بیس رکعات تراویح رمضان کی ہر رات میں ہر مسلمان و مقیم مرد وعورت پر عشاء کے فرضوں کے بعد ادا کرنا سنت مؤکدہ ہے۔

اس مسئلہ میں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دور سے اب تک کے تمام مجتہدین ائمہ کرام وفقہاء کا اجماع اتفاق ہے۔

الفقہ الاسلامی وادلتہ ص:۲۲۴، ج:۳، میں ہے:

"التراويح سنة مؤكدة للرجل والنساء لمواظبة النبي صلى الله عليه وسلم والخلفاء الراشدين عليها، ويسن فيها الجماعة، بدليل ان النبي صلى الله عليه وسلم صلاها جماعة في رمضان في ليالي الثالث والخامس والسابع والعشرين، ثم لم يتابع، خشية ان تفرض على المسلمين، وكان يصلي بهم ثمان ركعات، ويكملون باقيها في بيوتهم۔" (في الاذكار للنووي، ص:۴۰۰، اعلم ان صلاة التراويح سنة باتفاق العلماء، وهي عشرون ركعة، يسلم من كل ركعتين، وصفة نفس الصلاة كصفة باقي الصلوٰة على ماتقدم بيانه).

اس سے یہ بات بھی سمجھ لینی چاہئے کہ تراویح چونکہ رمضان المبارک کی مستقل سنت ہے، اس لئے اگر کوئی شخص کسی عذر کی بنا پر روزہ نہیں رکھتا تو اس کے لئے تراویح کی سنت اسی طرح برقرار رہے گی، اگر واقعتاً اس نے روزہ کسی عذر شرعی کی وجہ سے ہی چھوڑا ہے تو پھر اس کی اقتدا میں نماز تراویح بھی بلا کراہت درست ہوگی۔

۲:... پورے ماہ میں ایک مرتبہ کامل قرآن کریم نماز میں خود پڑھ کر یا کسی اور کی اقتدا میں سن کر پورا کرنا بھی مستقل سنت مؤکدہ ہے، اگر پورا ایک قرآن بھی نہیں کیا گیا تو بھی ترک سنت کا گناہ لازم آئے گا۔"

والسنة ختم القرآن في التراويح مرة واحدة۔"

(الاختیار لتعلیل المختار، ج:۱، ص:۷۷)

۳:... تراویح کا باجماعت محلہ کی مسجد میں ادا کرنا سنت کفایہ ہے، یعنی اگر کسی مسجد میں تراویح جماعت کے ساتھ ادا نہ کی جائے، اگرچہ اہل محلہ اپنی انفرادی یا اجتماعی طور پر تراویح کا انعقاد کرلیں، لیکن مسجد میں نہ کریں تو مسجد میں نہ کرنے کی وجہ سے سب گناہ گار ہوں گے، اور اگر مسجد میں جماعت کے ساتھ تراویح کا انعقاد کرلیا جائے اور کچھ لوگ انفراداً (بغیر جماعت کے) اپنی تراویح کی نماز ادا کرلیں تو پھر انفراداً پڑھنے والے گناہگار نہ ہوں گے البتہ جماعت کے ثواب سے محروم رہیں گے۔

بدائع الصنائع، ج:۲، ص:۳۸۴ میں ہے:

"واما سننها فمنها الجماعة والمسجد لأن النبي صلى الله عليه وسلم قدر ما صلى من التراويح صلى بجماعة في المسجد، فكذا الصحابة رضي الله عنهم صلوها بجماعة في المسجد فكان اداؤها بالجماعة في المسجد سنة، ثم اختلف المشائخ في كيفية سنة الجماعة، والمسجد، انها سنة عين ام سنة كفاية؟ قال بعضهم: انها سنة على سبيل الكفاية اذا قام بها بعض اهل المسجد في المسجد بجماعة سقط عن الباقين ولو ترك اهل المسجد كلهم اقامتها في المسجد بجماعة فقد اساءوا واثموا، ومن صلاها في بيته وحده، او بجماعة لايكون له ثواب سنة التراويح لتركه ثواب سنة الجماعة والمسجد۔"

شرح منیة المصلی حلبی کبیر ص:۴۰۲ میں ہے:

"الا ان الجماعة فيها سنة على الكفاية حتى لو ترك اهل محلة كلهم الجماعة وصلوا في بيوتهم فقد تكوا السنة وقد اساؤا في ذلك وان اقيمت التراويح في المسجد بالجماعة وتخلف عنها رجل من افراد الناس وصلى في بيته فقد ترك الفضيلة لا السنة۔"

ان بنیادی تین امور کے بعد تراویح سے متعلق جو مختلف احکام ہیں وہ سطور ذیل میں بتوفیق اللہ درج کئے جاتے ہیں۔

احکام متعلقہ نماز و جماعت تراویح:

واضح رہے کہ تراویح کی جماعت کے بھی احکام وہی ہیں جو احکام فرض نمازوں کی جماعت کے ہیں، لہٰذا جن لوگوں کی اقتدا میں فرائض کی ادائیگی جائز ہے ان ہی کی اقتدا میں تراویح کی بھی اجازت ہوگی اور جن لوگوں کے پیچھے فرض نمازوں کو ادا کرنا درست نہیں، ان ہی کے پیچھے تراویح کی ادائیگی بھی

درست نہیں ہوگی۔

مسئلہ: تراویح چونکہ رمضان المبارک کی راتوں میں ایک مستقل سنت ہے، اس لئے اگر کوئی شخص کسی عذر کی بنا پر روزہ نہیں رکھتا تو اس کے لئے تراویح کی سنت اسی طرح برقرار رہے گی، اگر واقعتاً اس نے روزہ کسی عذر شرعی کی وجہ سے ہی چھوڑا ہے تو پھر اس کی اقتدا میں نماز تراویح بھی بلا کراہت درست ہوگی۔

مسئلہ: تراویح چونکہ ایک مستقل مشروع نماز ہے اور اس کے احکام عام نوافل وسنن سے قدرے مختلف بھی ہیں، اس لئے دیگر فرائض و واجبات کی طرح اس کے صحیح ادا ہونے کے لئے بھی تراویح ہی کی نیت یا رمضان کے قیام اللیل یا صلوٰۃ اللیل یا سنت وقت کی دل سے نیت کرنا ضروری ہے، صرف نماز کی نیت یا نفل کی نیت سے سنت تراویح ادا نہیں ہوگی۔

مسئلہ: تراویح کی پوری بیس رکعات ہی سنت ہیں، اگر کوئی آٹھ یا اس سے کم یا زیادہ لیکن بیس سے کم رکعات تراویح پڑھتا ہے تو وہ شخص تارک سنت ہے اور ترک سنت کا گناہگار ہے، اس کی سنت تراویح مکمل ادا نہیں ہوئی۔

مسئلہ: تراویح کی بیس رکعات کے لئے ایک ساتھ نیت کرلینا بھی کافی ہے، ہر شفعہ (دوگانہ) کے لئے علیحدہ علیحدہ نیت کرنا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ: اکثر اہل محلہ نے تو تراویح جماعت سے پڑھ لی، مگر اتفاقاً ایک دو شخص نے جماعت سے نہیں پڑھی بلکہ اپنے مکان میں یا کسی اور جگہ تنہا پڑھی تب بھی اس کی سنت تراویح ادا ہوگئی۔

مسئلہ: گھر پر تراویح کی جماعت کرنے سے بھی فضیلت جماعت حاصل ہوجائے گی، لیکن مسجد میں پڑھنے کا جو ستائیس درجہ ثواب ہے وہ نہیں ملے گا، اگر مسجد میں جماعت سے تراویح ادا کی گئی ہو تو یہ گھر میں جماعت کرنے والے گناہگار بھی نہیں ہوں گے۔

مسئلہ: تراویح کی جماعت عشاء کی جماعت کے تابع ہے، لہٰذا عشاء کی جماعت سے پہلے جائز نہیں، اگر کسی کی کسی وجہ سے عشاء کی نماز فاسد ہوگئی ہو اور تراویح پڑھنے کے بعد اس کو اس پر متنبہ ہوا ہو (خیال آیا ہو) تو اس کو عشاء کی نماز کے بعد تراویح بھی دوبارہ پڑھنی پڑے گی اگرچہ فساد کی وجہ صرف عشاء کی نماز میں پائی گئی ہو تراویح میں نہ ہو، اسی طرح جس مسجد میں عشاء کی جماعت نہیں ہوئی، وہاں تراویح کو بھی جماعت سے پڑھنا درست نہیں۔

مسئلہ: ایک شخص نماز تراویح (تراویح ہی کی نیت سے) پڑھ چکا امام بن کر یا مقتدی ہو کر اب اسی رات اس کو امام بن کر تراویح پڑھانا درست نہیں، البتہ اگر دوسری مسجد میں تراویح کی جماعت ہو رہی ہو تو وہاں بہ نیت نفل شریک ہونا بلا کراہت جائز ہے۔

مسئلہ: ایک شخص نے اپنی تراویح پڑھنے سے پہلے کسی تراویح پڑھانے والے کی اقتدا میں نفل کی نیت سے شمولیت اختیار کی تو اب اگر وہ تراویح کی امامت کرانا چاہے تو کراسکتا ہے، کیونکہ ابھی اس کی تراویح باقی ہے۔

مسئلہ: ایک امام کے پیچھے فرض اور دوسرے کے پیچھے تراویح اور وتر پڑھنا بھی بلا کراہت جائز ہے۔

مسئلہ: نابالغ کو جس طرح فرض نمازوں میں امام بنانا جائز نہیں، اسی طرح تراویح کی نماز میں بھی درست نہیں، البتہ اگر وہ نابالغوں کی امامت کرے تو جائز ہے۔

مسئلہ: عام نمازوں کی طرح تراویح کی نماز میں بھی امام کا متبع سنت ہونا اور کبیرہ گناہوں سے بچنے کا اہتمام کرنے والا ہونا ضروری ہے، کسی فاسق کو امام بنانا جائز نہیں، اگر کسی فاسق کو امام بنایا تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔

لہٰذا داڑھی مونڈھنے والا یا ایک مشت سے کم رکھنے والا، انگریزی طرز کے یا کسی اور غیر مسلم اقوام کے طرز پر بال کٹوانے والا، غیر شرعی بال رکھنے والا، پائنچے عادتاً ٹخنوں سے نیچے رکھنے والا، رشتہ داروں سے قطع تعلق کرنے والا، اپنے گھر کی عورتوں کو بے پردہ لے کر گھر سے نکلنے والا، فحش زبان وکلام کی عادت رکھنے والا، علماء وصلحاء امت کو برا کہنے والا، کسی فاسق و فاجر کی حمایت کرنے والا، سود کھانے والا، بازار کی رقم دبا کر باوجود قدرت کے نہ دینے والا، کسی مسلمان کا مال ناحق یا بغیر اس کی مرضی کے کھانے والا، غرض کبیرہ گناہوں میں سے کسی بھی برائی کو کرنے والے شخص کو بالخصوص جو اس پر ندامت بھی نہ کرے، امام بنانا مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص رمضان کے لئے اپنی داڑھی رکھ لیتا یا بڑھا لیتا ہے یا صرف نماز کے لئے اپنے پائنچے اوپر کر لیتا ہے اس کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ: اجرت مقرر کرکے امام کو تراویح کے لئے بلانا جائز نہیں اور ایسے امام کے پیچھے تراویح ادا کرنا بھی مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ: اگر کسی جگہ امام کو بطور معاوضہ واجرت کچھ انعام دینے کا رواج ہو لیکن امام سے پہلے اجرت مقرر نہ کی جاتی ہو تو بھی امام کے لئے اس رقم یا انعام کا لینا جائز نہیں، کیونکہ شرعی ضابطہ کی رو سے جو رواج ہوتا ہے وہ عرفاً مشروط اور مقرر ہی سمجھا جاتا ہے۔

مسئلہ: تراویح کی نماز کی امامت ایک سے زائد امام بھی کرا سکتے ہیں ایک ہی دن میں بھی کہ ایک مثلاً آٹھ پڑھا دے اور دوسرا بارہ اور دونوں کے فرق سے بھی کہ ایک دن ایک پڑھائے اور دوسرے دن دوسرا، البتہ ایک دن میں دو حافظوں کے پڑھانے میں اگر تقسیم دس دس کے بجائے ترویحوں کا لحاظ کرکے کی جائے یعنی چار اور سولہ یا آٹھ اور بارہ تو یہ زیادہ بہتر ہے۔

(جاری ہے)

دین کی صداقت اور ابدیت پر ایمان

شمس الحق ندوی

قرآن کریم میں مسلمانوں کی جو صفات بیان کی گئی ہیں وہ ساری صفات جب ان میں موجود تھیں تو وہ قومی معاملات میں پوری آزادی و دور اندیشی کے ساتھ رائے دیتے تھے، ان کی علمی پیاس کبھی بجھنے نہیں پاتی تھی، وہ اخلاق و کردار، محبت و ایثار، رواداری اور دوسروں کی راحت و دلداری کا ایسا حسین پیکر تھے کہ دوسری قومیں ان کی طرف مائل ہوتیں، قریب ہوتیں، دیکھتیں، پرکھتیں اور اسلام قبول کرلیتیں اور پھر اسلامی تعلیمات کے سانچے میں ایسی ڈھل جاتیں کہ ان میں اور اسلام کے قافلۂ اول میں کوئی فرق نہ ہوتا۔

اس کا نتیجہ یہ تھا کہ مسلمان دنیاوی خیر وبرکت، سکون وسلامتی کے ایسے ماحول وفضا میں زندگی کا سفر طے کرتے جس میں ان کو کسی طرح کی خلش، ذہنی بے چینی اور کوئی کھٹکا نہ ہوتا، ان کے نزدیک ذاتی مفاد پر قومی مفاد مقدم ہوتا، لیکن جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جب کوئی مسلمان اللہ و رسول کی نافرمانی کرتا ہے اور کسی گناہ میں مبتلا ہوجاتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ دھبہ پڑ جاتا ہے، اگر اس نے اس کی فکر نہ کی اور توبہ واستغفار سے اس دھبہ کو نہ دھویا تو وہ بڑھ جاتا ہے اور مذکورہ مومنانہ صفات کی جگہ خود غرضی، جاہ پسندی، حسد و کینہ اور اخلاق رذیلہ لے لیتے ہیں اور وہ دنیا کی ان دوسری قوموں کی طرح جو عقیدۂ آخرت سے محروم ہیں اور اس کے نتیجہ میں آزادانہ اور بے لگام زندگی گزار رہی ہیں اور اپنی ذات اور فائدہ کے لئے لذت نفس اور ہر طرح کی خواہشات شیطانی کو اختیار کرنے میں ان کو کوئی جھجک نہیں محسوس ہوتی، مسلمان بھی اس راہ پر چل پڑتا ہے اور اس کے پیچھے ایسا دیوانہ ہوجاتا ہے کہ اپنی ان صفات کا خیال بھی نہیں آتا جن کی برکت سے دنیا کی زندگی بھی چین وسکون سے گزرتی تھی اور سفر آخرت کے وقت اس کو ”یا ایتھا النفس المطمئنة ارجعی الی ربک راضیة مرضیة“ کی خوشخبری سنائی جاتی تھی۔

بندۂ مومن کا مقام تو یہ ہے کہ اللہ رب العالمین ایک حدیث قدسی میں فرماتا ہے:

”لایسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب مومن۔“

ترجمہ: ”نہ میرا آسمان مجھے سما سکتا ہے نہ میری زمین، اگر میری گنجائش ہے تو مومن بندہ کے دل میں۔“

حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیریؒ اس کو کس دلکش انداز میں بیان کرتے ہیں:

”آسمان میری معرفت کا اہل نہیں، زمین اس بات کی متحمل نہیں، بندہ مومن کا دل ہی ہے جس نے اس بوجھ کو اٹھایا، رستم کا گھوڑا بھی رستم کو اٹھالیتا ہے، لیکن جلال الٰہی کا آفتاب جب پہاڑ پر، جس سے زیادہ عالم اجسام میں جمنے والی اور عظیم کوئی چیز نہیں ایک بار چمکا تو وہ ریزہ ریزہ ہوگیا ”وجعله دكا“ (جلال الٰہی کا آیا آفتاب) تین سو ساٹھ مرتبہ مومن کے دل پر چمکتا ہے اور وہ ”هل من مزيد“ کا نعرہ لگاتا رہتا ہے اور پکارتا ہے: ”الغیاث، الغیاث“ پیاسا ہوں، پیاسا ہوں۔“

اس سے معلوم ہوا کہ مومن کا اصل سرمایہ اپنے دین کی صداقت ہے، اس کی برتری اور ابدیت پر ایمان اور یہ کہ یہی ایک ایسا پیغام ہے جس میں نوع انسانی کی سعادت و کامرانی کی ضمانت ہے لیکن جب اس شرف کو بھلا کر مسلمانوں کا سواد اعظم جدید ترقیات اور اس کی زیب و زینت اور چمک دمک کو دیکھ کر وہ بھی مادہ پرستی اور شہرت و جاہ کی نہ بجھنے والی پیاس کی راہ پر چل پڑا تو اپنے مقام بلند سے گر کر پستی کی اس حد کو پہنچ گیا جو لاوارث یتیم کی ہوتی ہے وہ جو ”رحماء بينهم“ (آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے والے) کی جیتی جاگتی تصویر تھے، باہم دست وگریباں ہوگئے جس کو ہم عوامی سطح سے لے کر مسلمان ملکوں کی باہمی کشمکش اور اعدائے اسلام کی خوشامد اور ان کی سامنے سپر اندازی کی صورت میں دیکھ رہے ہیں، ہماری قوت و طاقت کا اصل سرمایہ وہ ابدی دین اور اسلامی احکامات ہیں جن کو اپنا کر ہمارے اسلاف نے ملکوں سے زیادہ دلوں پر حکومت کی تھی، مسلمان اس کو اپنائے بغیر، اس روشن قندیل (چراغ) کو لئے بغیر جب صرف اسباب کے پیچھے دوڑیں گے تو ان پر ذلت و رسوائی کا شامیانہ تنا رہے گا، اسباب و وسائل سے اسی وقت کامیابی حاصل ہوسکتی ہے جب ہم اپنے اصل سرمایہ کو سینے سے لگائے رکھیں اور اسلامی تعلیمات کی مکمل تصویر ہوں۔

اس مناسبت سے ہم اپنی بات کی وضاحت حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ کے اپنے قائد کے نام ایک خط کے اقتباس سے کرتے ہیں، کاش ہم اس سے فائدہ اٹھاتے اور روشنی حاصل کرتے! فرماتے ہیں:

"دشمن سے زیادہ اس بات سے ڈرو کہ تم سے اور تمہارے ساتھیوں سے کوئی گناہ سرزد ہو، ہمارے نزدیک دشمن کی چالوں اور سازشوں سے زیادہ ڈرنے کی چیز گناہ ہے، دشمنوں کے مقابلہ میں ہم کو کامیابی ان کے گناہوں کی وجہ سے ملتی ہے، اگر یہ بات نہ ہو تو ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے، اس لئے کہ نہ ہماری تعداد ان کے فکر کی ہے نہ تیاری اور ساز وسامان، اگر ہم اور وہ گناہوں میں برابر ہوگئے تو وہ ظاہری طاقت میں بڑھے ہوں گے، اگر گناہوں سے پرہیز کے سبب ہماری مدد (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) نہ ہوئی تو ہم ظاہری طاقت سے ان پر غالب نہیں آسکتے، تم گناہوں سے زیادہ کسی کی دشمنی سے نہ ڈرو، تم ظاہری تیاری سے زیادہ گناہوں سے پرہیز کی فکر کرو۔"

اگر شیطان دل و دماغ میں یہ خیال ڈالے جو اب ہم مسلمانوں خصوصاً مالدار اور جدید تعلیم یافتہ طبقہ میں ہوگیا ہے کہ اگر یہ بات ہے تو دوسری قومیں کیوں اپنی ساری اخلاقی خرابیوں کے باوجود آگے بڑھ رہی ہیں اور ترقی کر رہی ہیں تو ایک مومن صادق زیادہ تفصیل نہیں بلکہ مختصر، بہت مختصر قرآن کریم نے ان قوموں کے بارے میں جو فرمایا ہے، اس کو پڑھ لے، ارشاد ہے:

"کلوا وتمتعوا قلیلاً انکم مجرمون۔" (مرسلات:۴۶)

ترجمہ: "(اے جھٹلانے والے منکرین آخرت!) تم کسی قدر کھالو اور فائدہ اٹھالو تم بیشک گناہ گار ہو۔"

"واملی لھم ان کیدی متین۔"

ترجمہ: "اور میں ان کو مہلت دیئے جاتا ہوں میری تدبیر (بڑی) مضبوط ہے۔"

اور جب جرم کی سزا کا وقت متعین آجائے گا اور بارگاہ خداوندی میں پیشی ہوگی تو ان اکڑنے، بھرنے اور آخرت کا مذاق اڑانے والوں کا کیا حال ہوگا اور آج اپنے جھٹلانے کو کس طرح جھٹلائیں گے، قرآن کریم اس کا کیسا نقشہ کھینچتا ہے، ارشاد ہے:

"وَلَوْ تَرٰی إِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُؤُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ رَبَّنَا أَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا إِنَّا مُوْقِنُوْنَ."

ترجمہ: "اور (تم تعجب کرو) جب دیکھو کہ گناہ گار اپنے پروردگار کے سامنے سر جھکائے ہوں گے (اور کہیں گے کہ) اے ہمارے پروردگار! ہم نے دیکھ لیا اور سن لیا تو ہم کو (دنیا میں) واپس بھیج دے کہ نیک عمل کریں، بے شک ہم یقین کرنے والے ہیں۔"

قرآن کریم نے اپنے خاص اسلوب بیان میں جگہ جگہ اس طرح ہوشیار و آگاہ کیا ہے، یہ ایک نمونہ پیش کیا گیا اور اپنے مومن بندوں کو ہوشیار و چوکنا کیا کہ دیکھو تم ان کے چکر میں نہ پڑنا کہ تم بھی انہیں کی چال چلنے لگو، ارشاد ہے:

"یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ." (النور:۲۱)

ترجمہ: "اے مومنو! شیطان کے قدموں پر نہ چلنا اور جو شیطان کے قدموں پر چلے گا تو شیطان تو بے حیائی (کی باتیں) اور برے کام ہی بتائے گا۔"

علامہ اقبال مرحوم نے مسلمانوں کو ان کے اصل سرمایہ، ان کی امامت وقیادت اور پوری انسانیت کی راہنمائی کا مقام یاد دلاتے ہوئے اسی طرف متوجہ کیا ہے کہ جب تک وہ اپنے مقام بلند اور اصل سرمایہ کو پھر سے نہ اپنائیں گے، ذلت ورسوائی ان کی ہم سفر رہے گی، وہ کہتے ہیں:

یہ پیام دے گئی ہے مجھے باد صبح گاہی
کہ خودی کے عارفوں کا ہے مقام پادشاہی
تری زندگی اسی سے تری آبرو اسی سے
جو رہی خودی تو شاہی نہ رہی تو روسیاہی

ہم اس خودی کی دولت کو کھوکر روسیاہی کے جس دور سے گزر رہے ہیں، اس کی وضاحت کی یہاں ضرورت نہیں، کھلی آنکھوں مشاہدہ کر سکتے ہیں۔☆

سکھیکی منڈی میں عہدیداروں کا انتخاب

سکھیکی منڈی.... مولانا محمد عارف شامی (مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت) کی سرپرستی میں علما کا اجلاس منعقد ہوا، جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا، جس میں:

امیر: مولانا ظفر اقبال صاحب خطیب مرکزی جامع مسجد ابوبکر صدیق ؓ
ناظم: جناب عابد ظہور نفیسی صاحب
ناظم تبلیغ: مولانا امجد بلال صاحب خطیب جامع مسجد عثمانیہ
ناظم شعبہ نشر واشاعت: جناب ریاض احمد بھٹہ صاحب بھٹہ نیوز ایجنسی
خزانچی: جناب سعید الرحمن صاحب منتخب ہوئے ہیں، اور تمام کارکنوں نے عہد کیا ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے ہروقت تیار ہیں۔

اللہ کے آئین کی غداری پر عام معافی!

انصار عباسی

انسان کے بنائے ہوئے آئین سے غداری پر ہم سب تیخ پا ہیں اور جنرل پرویز مشرف کے خلاف آرٹیکل ۶ کے تحت مقدمہ چلانے کی بات کر رہے ہیں مگر اللہ کے بنائے ہوئے آئین سے غداری پر یہاں کوئی سزا ہے نہ کوئی مذمت۔ پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے آئین کی خلاف ورزی ہو تو ہر طرف شور اٹھ کھڑا ہوتا ہے، آئین توڑنے والے کو پھانسی کی سزا دینے کا مطالبہ کیا جاتا ہے، اس کا ساتھ دینے والوں کے بھی احتساب کی بات کی جاتی ہے، ایسے شخص کو نشانِ عبرت بنانے کا تہیہ کیا جاتا ہے، مگر اللہ کے بنائے ہوئے آئین (قرآن) اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قوانین (سنت) کی کھلے عام خلاف ورزی کرنے والوں، ان سے غداری کرنے والوں، ان کا مذاق اڑانے والوں کو کوئی پوچھنے والا نہیں۔ مشرف نے انسانی آئین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ۱۹۹۹ء میں وزیر اعظم نواز شریف کی حکومت ختم کی اور ۲۰۰۷ء میں غیر آئینی طریقے سے ججوں کو فارغ کیا۔ ان آئینی خلاف ورزیوں پر مشرف کو غداری کے مقدمہ میں موت تک کی سزا دی جاسکتی ہے مگر اللہ کے بنائے ہوئے آئین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقرر کردہ حدوں اور قوانین کی خلاف ورزی ہر حکومت، ہر حکمران اور ہر پارلیمنٹ کرتی ہے مگر انہیں کوئی پوچھنے والا نہیں۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے آئین کے مطابق سود کا لین دین گناہ کبیرہ ہے، ایک لعنت ہے، اللہ اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کے مترادف ہے مگر ہماری حکومت، ہماری پارلیمنٹ، ہمارے حکمران، ہمارے بینک، ہمارے لوگ سب اس حقیقی آئین سے غداری اور کھلے عام خلاف ورزی کے مرتکب ہو رہے ہیں مگر اس پر کوئی غداری کا مقدمہ قائم نہیں کیا جارہا، اس حقیقت کے باوجود کہ پاکستان کا آئین بھی سود کے خاتمے کا وعدہ کرتا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا آئین و قانون فحاشی و عریانیت کو اسلامی معاشرے کے لئے برداشت نہیں کرتے مگر پاکستان میں بے حیائی کو خوب پھیلایا جارہا ہے۔ اس غداری پر بھی سب خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ پاکستان کے آئین اور قانون کے مطابق بھی فحاشی و عریانیت کو نہیں پھیلایا جاسکتا مگر اس طرف حکمرانوں، حکومت اور متعلقہ اداروں کی کوئی توجہ نہیں۔ یہاں تو حد یہ ہے کہ گیلپ کے تازہ سروے کے مطابق پاکستان کا سب سے زیادہ دیکھے جانے والا تفریحی چینل ایک غیر قانونی انڈین چینل ہے۔ یہ سروے متعلقہ حکومتی اداروں کے منہ پر طمانچہ ہے مگر اس پر بھی کسی کو کوئی شرم نہیں آئی اور نہ ہی حکمران اس پر ان کے خلاف کوئی غداری کا مقدمہ چلا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے آئین کے مطابق اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی روشنی میں قتل، زنا، فساد فی الارض، چوری وغیرہ جیسے جرائم کی واضح سزائیں موجود ہیں مگر ان اسلامی سزاؤں پر اسلامی جمہوریہ پاکستان میں عمل نہیں ہو رہا۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ نہ تو اسے غداری کے طور پر دیکھا جاتا ہے اور نہ ہی اس پر کسی کو شرمندگی ہوتی ہے۔ الٹا اگر کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مقرر کی گئی حدوں اور سزاؤں کے نفاذ کی بات کرے تو اسے ہر طرف سے کوسا جاتا ہے، اسے بُرا بھلا کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے آئین اور قانون کے تحت کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان کے خلاف مشرکین کی مدد نہیں کرسکتا، مگر ہم نے اللہ تعالیٰ کے اس قانون کو ایک طرف رکھتے ہوئے امریکا کی مسلمانوں کے خلاف جنگ میں اس کا ساتھ دیا اور ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کے خون سے اپنے بھی ہاتھ رنگے۔ یہ غداری کرنے والا مشرف تھا اور یہ غداری اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے آئین و قانون کے خلاف تھی مگر اس جرم کی پاداش میں مشرف پر کوئی مقدمہ قائم کیا گیا اور نہ ہی اس پر کوئی بات کی جارہی ہے، اپنے راہنماؤں کی تقریریں سن لیں، مختلف سیاسی جماعتوں کے منشور کو پڑھ لیں، کوئی ٹی وی ٹاک شوز کو دیکھ لیں، پارلیمنٹ میں کی جانے والی تقریریں سن لیں، احترام اور تقدس کے ساتھ انسان کے بنائے ہوئے آئین کی بات کی جاتی ہے، کس جوش اور ولولے سے اس آئین کے تحفظ کی قسمیں کھائی جاتی ہیں، انسان کے بنائے آئین و قانون کی یہ اہمیت مگر اس کے برعکس ہمارا جو رویہ اللہ اور اس کے رسول کے آئین اور قانون کے نفاذ کے متعلق ہے وہ انتہائی شرمناک ہے، ہم کہنے کو تو کہتے ہیں کہ ہمارا اللہ اور رسول پر مکمل ایمان ہے مگر ہماری بے شرمی، کھوکھلے پن اور بددیانتی کی یہ حد ہے کہ ہم کھلے عام قرآن وسنت کی خلاف ورزی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ ہماری ریاست جس کو ان خلاف ورزیوں کا سدباب کرنا چاہئے وہ خود اس جرم میں سب سے آگے ہے اور اسی وجہ سے ہم پر ایک کے بعد ایک عذاب نازل ہو رہا ہے۔ حکمرانوں کے چہرے تو بدل رہے ہیں مگر اسلام اور اسلامی قوانین کے متعلق سب کا رویہ سرد مہری پر مبنی ہے، ایسے میں ہم دنیا و آخرت میں کیسے سرخرو ہوسکتے ہیں؟؟؟؟

(روزنامہ جنگ کراچی، ۲۷/جون ۲۰۱۳ء)

نفس وشیطان کا دھوکا!

مفکرِ احرار محترم جناب چوہدری افضل حق مرحوم نابغہ روزگار شخصیات میں سے ایک عظیم نام ہے، نامور ادیب اور مایہ ناز قلم کار تھے، آپ کی علمی کاوشوں میں سے ایک مقبول عام کتاب "دین اسلام" ہے، جسے افادۂ عام کے لئے ادارہ کی طرف سے پیش کیا جارہا ہے۔

چوہدری افضل حق

نفس کا دھوکا:

نفس بعض اوقات دھوکا دینا شروع کرتا ہے کہ یہ تو خدا کی خوشنودی کا اہم اظہار اور اس کی طرف سے سلامتی کا پیغام ہے جو باغ بہشت کے خوش نصیب وارثوں کے لئے مخصوص ہے۔ اب کیا ہوتا ہے؟ اطمینان کی جنت میں غرور کے سانپ لڑنے لگتے ہیں اور وہ نودولت شخص کی طرح آدمی کو کم درجہ سمجھنے لگتا ہے۔ آخر زندگی کے راستے میں ٹھوکریں کھاتے کھاتے پھر ان راہوں پر پڑ جاتا ہے جو روحانی صحراء میں جا کر ختم ہوجاتی ہیں۔ بے یقینی اور شک پھر دل کی بستی برباد کردیتے ہیں۔ گل بوٹوں کی جگہ خاک اڑنے لگتی ہے، عقل ہرچند ہاتھ پاؤں مارتی ہے، لیکن غرور وگناہ نے ایمان کی جو جنت لوٹ لی ہوتی ہے اس کو دیر تک آباد نہیں کرسکتا، حسنِ عمل کی ناؤ جب تک عمر کے کنارے نہ آلگے، ڈرنا چاہئے، اکثر سفینے کنارے کے قریب پہنچ کر ڈوب جاتے ہیں، زندگی میں عمل پر اترانا اپنی سلامتی سے غافل ہوجانا ہے، بُرے انجام سے بچنا ہی بڑی دانائی ہے۔

ایسے حال میں کثرت سے استغفار ہی اس کا علاج ہے، ورنہ خدا سے انکار تک نوبت پہنچتی ہے۔ عقل ہزار علم کو سنبھالے اور قدرت کے مظاہرات کی طرف اشارہ کرکے کہے کہ فطرت کی یہ گوناگونیاں اور بوقلمونیاں کسی رنگ رنگیلے محبوب کا پرتو جمال ہی تو ہیں، لیکن غرور نفس محبت کے ہنگامے خاموش کردیتا ہے اور عمل کی امنگیں سرد کرتا ہے، دل قبرستان کی طرح سنسان اور ویران ہوجاتا ہے، غرور عبادت میں میں سمجھا کہ اس نے مجھے گلے لگایا، درحقیقت غافل اور مغرور ہوگیا، جب مجھے نااہل پایا تو وہ روٹھ گیا، اس کا منہ پھیرنا تھا کہ فرشتوں نے جھپٹ کر اطمینان کے حلے اتار لئے اور شادمانی کی جنت سے نشیب میں لڑھکا دیا، بے اطمینان اور اداس آنکھوں میں لذت دید نہیں چھوڑی، وہی دلچسپ اور رنگین دنیا ماتم کدہ نظر آتی ہے، فطرت کا سہاگ بیوہ کی اجڑی مانگ بن جاتا ہے۔ ایسے تشویشناک ایام میں: "رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔"

ہروقت زبان پر جاری رہنا چاہئے اور جان کو مخلوقِ خدا کی خدمت کے لئے مشکلات میں ڈالنا چاہئے، کبھی پھر اچانک فضل رب ہوتا ہے، سازِ مجسم کے سارے تار جھن سے ہوجاتے ہیں۔ خیال آتا ہے کہ انسان خدا کا کیسا ناشکرا ہے، پاکیزہ زندگی کو کیسے خواب میں ملاتا ہے؟ لعل لٹا کر کوکلوں پر مہر لگاتا ہے، نیکی برباد کرکے گناہ خریدتا ہے۔ غرض عبرت کی یہ گھڑی عبادت وعمل کی لمبی عمر کے برابر ہوجاتی ہے، پھر محسوس ہوتا ہے کہ رحمت کی پھوار پڑ رہی ہے اور میں سبزہ وگل کی سیر میں مصروف ہوں، اب کے وہ ولولے نہیں ہوتے، خدا سے تعلق یوں رہ جاتا ہے جیسے چند برس کی پُرجوشی کے بعد میاں بیوی کی اُلفت میں اعتدال آجاتا ہے اور گھر کا کاروبار خوش اسلوبی سے چلنے لگتا ہے، شوق کی پہلی سی فراوانی نہیں رہتی، دل کے دریا میں اُمنگوں کا خروش نہیں ہوتا، مگر زندگی کی پُرسکون سطح لطفِ نظارہ کو دوبالا کرتی ہے۔ غرض پھر خوب بسر ہونے لگتی ہے۔ حق تعالیٰ اور حق العباد کا توازن برابر رہتا ہے، عمل وعبادت کی کشتی عمر کی پُرسکون سطح پر بغیر ہچکولے کھائے چلی جاتی ہے۔

(جاری ہے)

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

احمد یوسف قتل کیس

قادیانی جماعت نے ورثاء کو ۴ کروڑ کی پیشکش کر دی

مرزائی جماعت کے عہدیداروں نے مقتول کے بیٹے اور بیٹی پر مقدمہ واپس لینے کے لئے دباؤ ڈالنا شروع کر دیا
لواحقین کا رقم لینے سے انکار، اعتراف جرم اور قتل کی وجہ بتائے بغیر معاف نہ کرنے کا فیصلہ: رپورٹ
پولیس قاتلوں کی مددگار بن گئی، سسرال والوں کو بھی تنگ کیا جا رہا ہے: نجمہ روزی

امت رپورٹ: سیف اللہ خالد

قادیانی جماعت نے باغی گروپ کے سربراہ چوہدری احمد یوسف کے قتل کے ڈیڑھ برس بعد مقتول کے ورثاء کو خریدنے کی کوشش شروع کر دی ہے۔ قادیانی جماعت نے مقتول احمد یوسف کے ورثاء کو چار کروڑ تک کی پیشکش کر دی ہے، تاہم ورثاء نے رقم لینے سے انکار کر دیا ہے۔

چوہدری احمد یوسف جو قادیانی جماعت کے باغی کی حیثیت سے جماعت پر شدید تنقید اور جماعت کے ظلم کے خلاف لوگوں کی مدد کیا کرتے تھے، انہیں روزنامہ "امت" کے نمائندہ رانا ایاز کے قاتلوں کو شناخت کرنے اور رانا ابرار کے قتل میں قادیانی جماعت کے ملوث ہونے کا دعویٰ کرنے کے بعد ان کے گھر میں گھس کر ۱۵ اکتوبر ۲۰۱۱ء کو قتل کر دیا گیا تھا۔ اس قتل پر ان کے بیٹے احمد سیف نے نامعلوم افراد کے خلاف تھانہ چناب نگر میں مقدمہ درج کروا دیا، بعد ازاں مقتول کی بیٹی نجمہ روزی نے بعض اہم ویڈیو، آڈیو اور دستاویزی ثبوتوں کے ذریعے ثابت کیا کہ اس قتل میں قادیانی جماعت پاکستان کے صدر عمومی سمیت قادیانی جماعت کی اعلیٰ قیادت ملوث ہے۔ ثبوت پیش کرنے پر پولیس نے سابق صدر عمومی اللہ بخش صادق، ناظم عمومی سلیم الدین، میجر (ر) سعدی اور مرزا خورشید سمیت اعلیٰ قیادت کو شامل تفتیش کر لیا۔ مقتول کے ورثاء کی تفتیش سے عدم اطمینان کے سبب مقدمے کی تفتیش چنیوٹ سے فیصل آباد منتقل ہو چکی ہے، مگر حیرت انگیز طور پر تفتیشی افسر، رانا شاہد نے جس شخص کو ملزم قرار دیا، اس کو شامل تفتیش کرنے کی خاطر موصوف اس کے گھر سیالکوٹ گئے اور اپنے تبادلے تک مقدمے کی فائل میں ایک لفظ بھی نہیں لکھا۔ اب نئے تفتیشی افسر کا دعویٰ ہے کہ انسپکٹر رانا شاہد نے مقتول کی بیٹی کی جانب سے فراہم کردہ شواہد پر مشتمل یو ایس بی گم کر دی ہے اور اب تفتیش ایک بار پھر صفر سے شروع کی جا رہی ہے۔ اس اہم موقع پر جب مقدمے کی تفتیش جاری ہے اور مقتول کے ورثا اپنے اس موقف پر قائم ہیں کہ ان کے والد کو قادیانی جماعت کی قیادت نے قتل کرایا ہے، قادیانی جماعت دباؤ اور دھمکی میں ناکام ہو کر اب مدعیوں کو خریدنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں امت سے بات چیت کرتے ہوئے مقتول احمد یوسف کی بیٹی نجمہ عرف روزی نے بتایا کہ مئی میں قادیانی جماعت برطانیہ کے ایک اہم عہدیدار کی اہلیہ نزہت سلیم نے انہیں فون کیا اور تقریباً چالیس منٹ تک بات کی۔ روزی کے مطابق نزہت سلیم کو وہ بچپن سے جانتی ہیں کہ وہ چناب نگر میں ان کے محلے میں رہتی تھی۔ ان کا کہنا ہے کہ نزہت نے ان کے والد احمد یوسف کے قتل کے ڈیڑھ برس بعد اپنی اس فون کال میں جو فون نمبر 00442008265563 سے کی گئی، والد کے قتل پر تعزیت کی اور پھر کہا کہ وہ ایک اچھی خاتون ہیں۔ ان کی جانب سے اپنے والد کے مقدمے کی پیروی سے قادیانی جماعت بدنام ہو رہی ہے اور قادیانی جماعت کو اعلیٰ سطح پر مسائل کا سامنا ہے۔ خود خلیفہ مسرور بھی پریشان ہیں۔ لہٰذا وہ اپنے والد کے مقدمہ قتل کی پیروی سے پیچھے ہٹ جائے۔ روزی نے بتایا کہ جب اس نے پیچھے ہٹنے سے انکار کیا تو نزہت نے دوسرا پتہ پھینکا اور کہا کہ دراصل اس کے شوہر نے اس کی یہ ذمہ داری لگائی ہے کہ وہ جماعت کی طرف سے روزی کو قائل کرے۔ نزہت نے کہا کہ دیکھو مذہب میں دیت بھی تو جائز ہے، آپ دیت لے لیں اور ساتھ ہی کہا کہ جتنی دیت آپ چاہیں گے مل جائے گی۔ ایک کروڑ دو کروڑ چار کروڑ اور اس سے کئی گنا زیادہ بھی جو رقم منہ سے نکالیں گے مل جائے گی۔ مگر اس پر روزی کا کہنا ہے کہ اس نے جواب دیا کہ ہم دیت لے کر معاف کر سکتے ہیں مگر ہماری دیت رقم نہیں، ہماری دیت یہ ہے کہ مرزا مسرور قتل تسلیم کرلے، وجہ

بتائے کہ اس نے یہ حرکت کیوں کی؟ روزی کا کہنا ہے کہ اس پر نزہت نے مایوس ہو کر فون بند کر دیا۔ اس واقعے کی تصدیق چنیوٹ بار کے سابق صدر صابر شاہ بھی کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ قادیانی جماعت کے کارندوں نے صرف روزی کو ہی پیش کش نہیں کی بلکہ مقدمے کے مدعی اور روزی کے بھائی احمد سیف کو بھی ایک سے زیادہ مرتبہ نہ صرف دھمکایا بلکہ انہیں بھی آفر کی ہے کہ وہ رقم لے کر چپ کر جائیں۔ امت کے استفسار پر چوہدری احمد سیف نے بتایا کہ مقدمے کے نامزد ملزم مرزا القدوس جو پولیس حراست سے رہائی کے بعد مرزائیوں کے اسپتال میں پراسرار طور پر ہلاک ہو گیا تھا، اس کے ساتھی حنان بٹ اور صوبیدار (ر) عبدالستار نے کئی بار ان کے آفس چنیوٹ آ کر انہیں کہا کہ وہ رقم بتائیں کتنی لیں گے، لیکن جماعت کا نام اس قتل میں نہ لیں۔ چوہدری احمد سیف نے یہ بھی بتایا کہ مقدمہ درج کروانے کے فوراً بعد جماعت کے اس وقت کے صدر عمومی اللہ بخش صادق نے انہیں اپنے دفتر بلا کر کہا کہ وہ اپنے والد کے مقدمہ قتل کی تفتیش کے لئے پولیس اور ریاستی اداروں کے بجائے قادیانی جماعت کو درخواست دیں اور معاملہ جماعت کی صوابدید پر چھوڑ دیں۔ از خود جماعت کا نام نہ لیں۔ ورنہ ان کا سوشل بائیکاٹ کر دیا جائے گا، لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ احمد سیف دھمکی میں آنے کو تیار نہیں تو پھر یہ پیشکش بھی کی کہ جو لینا دینا ہے مل بیٹھ کر کر لیتے ہیں شور نہ مچایا جائے۔

مقتول احمد یوسف کی بیٹی نجمہ عرف روزی جو کراچی میں رہائش پذیر ہیں، انہوں نے امت کو بتایا کہ سب سے شرمناک طریقہ واردات یہ اختیار کیا جا رہا ہے کہ "میرے سسرال کو مجبور کیا جا رہا ہے کہ شوہر سے کہو کہ وہ اسے گھر سے نکال دے، پھر ہم جانیں اور ہمارا کام" روزی کے بقول ان کے شوہر کے بھائی مبشر احمد طاہر پر جماعت دباؤ ڈال رہی ہے جس کے سبب ان کی زندگی شدید پریشانی کا شکار ہے۔

دوسری جانب امت کو معلوم ہوا ہے کہ مقتول احمد یوسف کے بھائی چوہدری بشیر ایڈووکیٹ جو شروع میں اس مقدمے میں اپنی بھتیجی کو سپورٹ کر رہے تھے، اب خاموشی اختیار کر چکے ہیں۔ وہ کیوں پیچھے ہٹے؟ اس سوال پر چوہدری احمد سیف کہتے ہیں کہ ان کی بیٹیاں جوان ہیں اور رہائش بھی چناب نگر میں ہے، اس لئے وہ اتنا ساتھ دے سکتے تھے۔

روزی نے امت سے بات چیت میں کہا ہے کہ پولیس قادیانیوں کی مدد کر رہی ہے۔ ہمارے پیش کردہ شواہد کو ایک طرف درست قرار دیا جاتا ہے تو دوسری جانب قادیانی قیادت کو شامل تفتیش کر کے بھی مقدمہ کی فائل میں کچھ نہیں لکھا جا رہا، یہاں تک کہ پولیس نے مقتول کا وقوعہ کے وقت چوری ہونے والا موبائل بھی برآمد کر لیا ہے، مگر ایک برس سے زائد عرصہ گزر جانے کے باوجود برآمد شدہ موبائل کا فائل میں کوئی تذکرہ نہیں اور نہ ہی تفتیش کی گئی کہ مقتول کا موبائل ان لوگوں تک کیسے پہنچا؟

(روزنامہ امت کراچی، ۱۴ر جون ۲۰۱۳ء)

طبی کورسز

آج بے شمار ڈاکٹرز، حکماء اور مختلف ادویہ ساز ادارے مختلف طبی کورسز مشتہر کر رہے ہیں لیکن استعمال کرنے پر یا تو مرض وقتی طور پر دب جاتا ہے یا مرض نہ صرف پہلے سے بڑھ جاتا ہے بلکہ ساتھ اور علامات بھی واضح ہو جاتی ہیں چنانچہ میں نے اپنے 40 سالہ طبی کیریر میں لاکھوں مریضوں پر آزمانے کے بعد 100 فیصد کامیاب طبی کورسز تیار کیے ہیں اور ساتھ ہی ان چار چیزوں کی گارنٹی دیتا ہوں۔ ان میں کوئی نشہ آور دوائی نہیں ہے۔ ان میں کوئی زہریلی دوائی نہیں ہے۔ ان میں کوئی کشتہ شدہ دوائی نہیں ہے ان میں کوئی چٹخ دوائی نہیں ہے جس لیبارٹری سے چاہیں چیک کروالیں۔

☆ میرا طبی پس منظر یہ ہے کہ فاضل الطب والجراحت رجسٹرڈ درجہ اول ہوں دو ایوارڈ ایک گولڈ میڈل لے چکا ہوں طبیہ کالج کا سابقہ لیکچرار ہوں نظریہ مفرد اعضاء کے تحت چالیس سالہ تجربہ ہے۔ مختلف ادویہ ساز اداروں کا ناظم اعلیٰ اور مختلف مطبوں اور اجتماعات پر بطور حکیم لاکھوں مریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔

☆ ہمارے چند وزہ کورسز کی قیمتیں درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام کورس	قیمت فی کورس	نمبر شمار	نام کورس	قیمت فی کورس	نمبر شمار	نام کورس	قیمت فی کورس
1	موٹاپا	1000	11	[illegible]	2000	21	بے اولادی	3000
2	بول بستری	1500	12	کمی انتشار	3000	22	امراض زنانہ	3000
3	درد گردہ و یا دائمی	1500	13	رسولیاں	3000	23	یرقان	5000
4	قولنج	1500	14	رعشہ	3000	24	کیل پرم	10000
5	اسقاط	2000	15	امراض مردانہ	3000	25	نامردی	20000
6	پتھری	1000	16	شکری	2000	26	دبلاپن	3000
7	لکنت	1500	17	تقطیر البول	3000	27	کمی خون	3000
8	رال بہنا	1500	18	عرق النساء	3000	28	دل میں سوراخ	5000
9	ہونٹ و زبان پھٹنا	1500	19	بواسیر	3000	29	جنون	5000
10	السر	2000	20	ٹی بی	3000	30	لیکوریا	10000

☆ کورسز بذریعہ ڈاک منگوانے کے لیے رقم پہلے بھیجیں۔
☆ ملاقات کرنے کے لیے فون پر پہلے وقت لے لیں۔
☆ شناختی کارڈ نمبر: 35103-1466875-3
☆ اکاؤنٹ نمبر حبیب بینک (عمر آباد)
13487900227901
☆ اکاؤنٹ نمبر میزان بینک (بتوکی)
7001-0101053034
☆ اکاؤنٹ نمبر UBL اومنی: 0345-7545119
☆ ای میل:
hakeemakarim_bhatti@yahoo.com

حکیم محمد اکرم بھٹی ... تحصیل پتوکی ہیڈ آفس ... لاہور فون: 0345-7545119, 0321-7545119

مرزا قادیانی اور نبوت

حضرت علامہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ

دوسری قسط

مرزا قادیانی سے یہ بھی کہنا ہے کہ براہ مہربانی وہ حدیث شریف:

''سیکون فی امتی ثلثون دجالون کذابون کلھم یزعم انہ نبی۔''

(ترمذی، ج۲،ص:۴۵، باب ماجاء لا تقوم الساعۃ حتی یخرج کذابون)

کو بھی شائع کریں، اور مسلمانوں کو سمجھادیں کہ یہ تیس دجال وکذاب جس میں سے ہر ایک اپنے آپ کو نبی اللہ گمان کرتا ہوگا، امت محمدیہ کے اندر کس شان کے ہوں گے، آیا ان کا دعویٰ ظلی وبروزی طور پر نبی بننے کا ہوگا یا اور کسی طرح؟ اس کے ساتھ ہی یہ بھی بیان فرمادیں کہ جب مسیلمہ کذاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بھی اقرار شہادتین کرچکا تھا اور تحریروں میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نبی ورسول ہونا تسلیم کرتا تھا صرف اتنی بات تھی کہ اپنے آپ کو بھی رسول کہتا تھا تو پھر اس کو کذاب کہنے کی کیا وجہ تھی اور آپ کے دعویٰ میں اس سے کیا مغایرت ہے؟ مرزا قادیانی یہ بھی بتلادو کہ اگر آپ بائیس سال سے نبی ورسول ہو تو پھر کیا وجہ ہے کہ تمہارے مریدان کو اس دعویٰ کی آج تک خبر نہ ہوئی کیا یہ تفہیم تمہاری کوتاہی ہے یا فہم مریدین کا قصور ہے؟ اور اگر مریدین یہ عرض کریں کہ جب تم خود ہی الہامی کتابوں میں ''من نیستم رسول'' (ازالہ ص:۷۸، خزائن، ج:۳،ص:۱۸۵) لکھتے اور اپنے آپ کو محدث بتلاتے رہے تو ہم لوگوں کا کیا قصور ہے تب یہ تو بتاؤ کہ اس رازداری، معماخوانی چیستاں گوئی، نقاب افگنی سے کیا مدعا تھا؟ کیا انبیاء اللہ علیہم السلام میں سے اور کسی نبی نے بھی ایسا کیا ہے کہ ان کے دعویٰ نبوت ورسالت کی خبر ان پر ایمان لانے والوں کو بھی سالہا سال تک نہ ہوئی ہو؟

مرزا قادیانی! تم اپنی کتاب تبلیغ صفحہ ۷۹، ۸۰ پر ایک نظر ڈالو تم نے لکھا ہے کہ:

''جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ ان کی امت نے لوگوں کو راہ حق سے دور پھینک کر ہلاک کرڈالا ہے اور خود غی وعصیان میں گرفتار ہے، تو انہوں نے اللہ سے ایک نائب کی درخواست کی جو انہی کی حقیقت پر جوہر کا مشہد و مشابہ اور بمنزلہ ان ہی کے اعضاء و جوارح کے ہو، اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو قبول فرماکر میرے دل میں مسیح کے دل سے پھونکا گیا اور مجھے توجہات واردات مسیح کا ظرف بنایا گیا ہے حتی کہ میرا نفس و نسمہ اس سے بہرہ ہوگیا اور اب میں وجود مسیح کے سلک (دھاگا) میں اس طرح پرو دیا گیا ہوں کہ ان کا روح میرے نفس کے اندر عیاں ہے اور ان کا وجود میرے اندر پنہاں مسیح کی جانب سے ایک برق کوند کر آئی اور میری روح نے اس سے کامل طور پر ملاقات کی مجھے وجود مسیح کے ساتھ جو الصاق (مل جانا) ہوا ہے وہ تخیل سے بڑھ کر ہے گویا میں خود مسیح بن گیا ہوں اور اپنی ہستی سے جدا ہوچکا ہوں میرے آئینہ میں مسیح کا ہی ظہور وتجلی ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ میرا دل میرا جگر میری عروق میرے اوتار وجود مسیح سے ہی بھرے ہوئے ہیں اور میرا یہ وجود مسیح کے جوہر وجود کا ہی ایک ٹکڑا ہے۔''

اس وحدت وجود پر غور اور مکرر غور کے بعد مرزا قادیانی! یہ تو بتلاؤ کہ جب تم بالکل مسیح ہی بن گئے تو پھر تم کا آیت خاتم النبیین کے بعد نبی و رسول بنا کیوں کر ختمیت محمدی کے منافی نہیں، کیونکہ تم مرزا غلام احمد تو رہے نہیں روح اور جسم سے مسیح بن چکے اور اپنی پہلی ہستی سے علیحدہ ہوچکے ہو، نیز قدیم مسلمانوں کے عقیدہ نزول مسیح پر جو من گھڑت اعتراضات تم نے کئے ہیں وہ کیونکر تم پر وارد نہیں ہوئے؟ اس کا جواب دینے سے پیشتر یہ یاد رکھنا ہوگا کہ تم گوشت پوست سے بالکل مسیح ہو۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی بتلادو کہ ایک دفعہ مسیح بن جانے کے بعد پھر جزوی طور پر تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کب اور کیونکر بنائے گئے؟ اور اگر یہ صحیح ہے کہ الہام براہین میں تمہیں محمد رسول اللہ بنایا گیا تھا تو پھر اس کے بعد مسیح بنائے جانے میں جو منقبت ہوئی اس کی کیا وجہ ہے؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سید الانبیاء ہونا (امید ہے کہ اب تک مرزا قادیانی تسلیم کرتا رہا ہوگا) اور اگر تم مسیح پہلے بنائے گئے اور محمد خاتم الانبیاء بعد میں تو الہام براہین کے کیا معنی ہیں؟ نیز یہ واقعہ کب ہوا؟ اور وحدت وجود مسیحی سے تمہیں جدا کرکے وحدت وجود محمدی کا درجہ وشرف کب عطا ہوا؟

تبلیغ کے بعد (ازالہ اوہام، ص:۶۷۳، خزائن، ج:۳، ص:۴۶۳ ملخص) کو لے لو، تم نے کہا ہے کہ آیت: ''ومبشراً برسول یأتی من بعد

اسمہ احمد ‘‘ میری شان میں ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ اس سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہوسکتے، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام جمالی و جلالی صفت کے رو سے ’’محمد‘‘ ہے اور ’’احمد‘‘ سے مراد صرف جمالی شخص ہے (جو خود مرزا قادیانی ہے)۔

مرزا قادیانی بتلاؤ کہ ازالہ اوہام لکھتے وقت تم نے ایک آیت کے تمسک سے اپنے آپ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا غیر بنایا تھا اور غیر ہونے کے وجوہات بھی خود ہی تحریر کئے تھے، تو اب تم خود ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر ہوگئے؟ مرزا یہ تو بتادو کہ آیت: ’’مبشراً برسول ‘‘ سے تمہارا تمسک کرنا غلط تھا یا آیت محمد رسول اللہ سے استدلال غلط ہے اور چونکہ ازالہ بھی الہامی کتاب ہے، اس لئے کہ کون سا الہام غلط ہے اور منشاء غلطی کیا ہے؟

قارئین! مرزا قادیانی کو جواب بالصواب پر غور کرنے کے لئے چھوڑ کر مرزا قادیانی کے رنگ آمیز دعاوی کی بہار دیکھیں، پہلے یہ مجدد بنا اور پھر براہین کے چند مقامات پر حضرت مسیح کے دوبارہ نزول اور سیاست ملکی کو تسلیم کرکے خود ان کی پہلی زندگی کا نمونہ بنا تجویز و پسند کیا۔ پھر (توضیح وازالہ وغیرہ) وفات مسیح کا دعویٰ باندھ کر ان کے مثیل و جانشین بنا پھر مسیح کو اپنے منبر پر قدم رکھنے سے ڈانٹ بتانے لگا پھر (تبلیغ) خود مسیح کا وجود دکھلایا کبھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نظیر پیش کرکے محدث کہلایا اور کبھی ’’لا مہدی الا عیسیٰ‘‘ کی وضعی روایت کے تمسک سے مہدی و عیسیٰ (ازالہ) دونوں خود ہی بن بیٹھا، کبھی ملہموں پر فضیلت جتلانے کے لئے خلیفہ وقت و امام زماں کہلایا (رسالہ ضرورت امام) کبھی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ والی حدیث (ازالہ) ’’رجل‘‘ کا شرف حاصل کرنے کے لئے فارسی النسل ہونے کا اظہار کیا اور کبھی اپنے آپ کو خاندان شاہی میں بتلانے کے لئے ’’سمرقندی الاصل‘‘ ہونا بتلایا کبھی اپنی زمین داری کو بھی مطابق پیشگوئی بنانے کے لئے حدیث ’’حارث حراث‘‘ کا مصداق خود کو ٹھہرایا کبھی اپنی رسالت کے ثبوت میں آیت ’’و مبشراً برسول ‘‘ کو پیش کرکے احمد بن بیٹھا۔ اب اشتہار ہذا میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا دعویٰ ہے۔ فارسی النسل بننے کی جگہ خاندان سیادت سے تعلق کا اظہار کیا ہے کہ ایک دادی سیدانی تھی۔ محدث کے کمالات کو دل سے محو اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نظیر کو چھوڑ کر اب سیرت صدیقی کا تذکرہ ہے، یہ جملہ مراتب اور جمیع مناسب الہامی کتابوں میں درج ہیں اور مریدان خوش فہمی کے لئے مصداق: ’’ہرچہ پیدائے شود از دور پندارم توئی‘‘ ہر ایک پیشگوئی کے مورد خاص اور مصداق صحیح مرزا قادیانی ہی بنا ہوا ہے۔

مرزا قادیانی اشتہار مذکورہ میں کہتا ہے کہ میں صاحب شریعت نہیں اور یہ بھی لکھتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات معہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے مجھے دیئے گئے ہیں۔ دریافت طلب یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی صاحب شریعت ہیں یا نہیں اور اگر ہیں تو پھر اس کے کیا معنی ہیں، کہ مرزا قادیانی کو نبوت تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ملی اور معاذ اللہ صاحب شریعت ہونے کا افتخار حاصل نہ ہو؟ معلوم ہوتا ہے کہ ہنوز اس راز کو مخفی رکھنے میں کوئی مصلحت حائل ہے۔ آخر ایک ایسا دن آئے گا، جب یہ صاحب شریعت ہونے کا بھی صاف لفظوں میں اقرار کرکے اس غلطی کو بھی بے چارے مریدوں کے سر تھوپیں گے۔ (مصنف کی پیشگوئی کے مطابق مرزا قادیانی نے اربعین میں صاحب شریعت ہونے کا دعویٰ کردیا: اللہ وسایا) اور جس طرح تم نے آج ’’من نیستم رسول ‘‘ (میں رسول نہیں ہوں) کے معنی ’’من رسول ہستم ‘‘ (میں رسول ہوں) بتلائے ہیں۔ اسی طرح آگے چل کر ان الفاظ منفیہ کو بھی مثبتہ کہہ دو گے اور اس وقت بتلایا جائے گا کہ مسیح باوجود اتباع شریعت موسوی تورات کے چند احکام منسوخ کردیئے تھے، اسی طرح مجھ کو بھی زیادہ اتباع شریعت محمدی ایسا کرنے کا اختیار حاصل ہے میرا خیال تو یہ ہے کہ مرزا قادیانی کی تصنیفات کو غور سے دیکھنے والے پر مخفی نہیں رہ سکتا کہ اس نے صاحب شریعت نہ ہونے پر بھی کس قدر ترمیم و اصلاح شریعت محمدیہ کی بزعم خود کردی ہے سب سے زیادہ ضروری حصہ اسلام میں عقائد کا ہے اور اسی میں بہت کچھ مرزا کے خلاف پایا جاتا ہے۔ مسلمان اپنے بچوں کو صفت ایمان مجمل ان الفاظ میں یاد کرایا کرتے ہیں۔

’’آمنت باللّٰہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والبعث بعد الموت ‘‘ مرزا قادیانی بھی اس جملہ پر اپنا ایمان ہونا تحریر کرچکا ہے، لیکن جو کچھ اس نے ہر ایک نمبر پر شریعت محمدیہ سے عدول کیا ہے، اسے مختصراً ظاہر کیا جاتا ہے۔

(مرزا قادیانی کو اپنے کلام پر وہی تحدی ہے جو قرآن پاک کو، براہین سے تمسک ہے، جو مسلمانوں کو قرآن سے، فرقہ کا نام بھی احمدی رکھ لیا ہے، حالانکہ الہام و براہین صفحہ ۵۲۲ (خزائن، ج:۱، ص:۶۲۳) میں محمدی رہنے کی ہدایت ہوئی تھی کیا، یہ سب امور صاحب شریعت ہونے کی تمہید نہیں؟

اللہ پاک کی نسبت:

شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بتلایا ہے کہ خدا ایک ہے کسی کا باپ ہونے یا فرزند بننے سے پاک ہے نہ وہ جسم ہے اور نہ وہ کسی جسم میں تشکل لیتا ہے وہ اپنی ذات و صفات میں یگانہ ہے۔ اللہ کو ثالث ثلثہ کہنے والے ملعون ہیں۔ روح القدس، مسیح، جملہ ملائک اور انبیاء سب اس کے بندے ہیں۔ اب مرزا قادیانی کے الہامات و تحریرات کو دیکھئے موعود اور الہامی فرزند کا خطاب ان الفاظ میں درج کرتا ہے:

’’فرزند دل بند گرامی ارجمند مظہر الحق والعلا کان اللّٰہ نزل من السماء‘‘ ... گویا خود خدا آسمان سے اتر آیا... (تذکرہ، ص:۱۴۳، طبع:۴) یہاں اس نے خدا کا جسم انسانی میں متشکل ہونا مان لیا ہے پھر مسیح کے نزول من السماء پر تو آپ کو سو (۱۰۰) اعتراض ہیں، مگر اللہ پاک کے نزول من السماء پر اور وہ بھی اس کو اپنا فرزند بنا کر ایک اعتراض بھی نہیں، اپنے اقتدار سے ’’کن‘‘ کہنے اور زمین و آسمان کے پیدا کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔‘‘

(حقیقت الوحی ص:۱۰۵، خزائن، ج:۲۲، ص:۱۰۸)

پھر ایک اور الہام یہ ہے کہ:

’’تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔‘‘

(ایضاً ص:۷۴، خزائن، ج:۲۲، ص:۷۷)

مرزا قادیانی کے مذہب میں اس کو: ’’لم یلد ولم یولد‘‘ کا ترجمہ کہنا چاہئے ایک اور الہام یہ ہے: ’’تو میرے سے ایسے ہے جیسے میری توحید۔‘‘ (ایضاً، ص:۸۶، خزائن، ج:۲۲، ص:۸۹)

یہاں مرزا قادیانی نے اپنا درجہ صفات ربانی کا قرار دیا اور انسان فانی ہو کر ازلی و ابدی ہونے کا دعویٰ کیا، توضیح المرام میں تثلیث پاک کا مذہب نکالا اور روحانی طور پر مسیح کا اور اپنا ابن اللہ ہونا صحیح جتلایا، ایک اور الہام مرزا قادیانی ہے: ’’انت منی بمنزلۃ ولدی ایضاً...‘‘

ملائکہ کے متعلق:

شرع نے مسلمانوں کو یہ تعلیم دی ہے کہ وہ نورانی جسم والے اللہ کی مخلوق ہیں، وہ گروہ در گروہ ہیں، کسی گروہ کا کام تسبیح و تقدیس ہے، کوئی ہوا پر موکل ہے کوئی پانی پر، کوئی رزق رسانی پر، کوئی قبض ارواح پر، کوئی سوال مقبور پر، کوئی نفخ صور پر، وہ مومنین کی شیاطین سے حفاظت کرتے ہیں اور انبیاء کرام علیہم السلام کی نصرت کے لئے بار ہا زمین پر اترتے ہیں اور وہ اہل ایمان کے لئے دعائے مغفرت و توفیق اطاعت میں مشغول رہتے ہیں، جبرائیل علیہ السلام انبیاء کرام علیہم السلام کے پاس وحی پاک لایا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن پاک کا دور کیا کرتے تھے، چند غزوات میں مسلح ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت و خدمت کے لئے آئے تھے، عزرائیل علیہ السلام قبض ارواح پر مامور ہیں۔ بہت سے فرشتے جو نیک بندوں اور بدکاروں کی جان نکالنے پر جدا جدا مامور ہیں، ان کے ماتحت ہیں۔

مرزا قادیانی کو دیکھئے (ازالہ اوہام میں) وہ کہتا ہے کہ: ملائکہ نام ہے ستاروں کی ارواح کی روحیں جو ایک قدم بھی اپنے ہیڈ کوارٹر سے آگے پیچھے نہیں ہوتیں۔ آفتاب کی روح کا نام جبرائیل علیہ السلام ہے، وہ بھی کبھی زمین پر نہیں آیا جبریلی نور ہر ایک پر پڑتا ہے نبی پر بھی اور فاسق پر بھی۔ اس رنڈی پر بھی جو شراب پئے یار کو بغل میں لئے پڑی ہو۔ فرق صرف اتنا ہے جتنا چھوٹے بڑے آئینہ کا، عزرائیل علیہ السلام زمین پر نہیں آتے اور اکیلا فرشتہ اتنی بڑی دنیا میں خصوصاً بیماری اور جنگ کے ایام میں یہ خدمت کیوں کرسکتا ہے؟

کتابوں کی نسبت:

شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سکھلایا ہے کہ جملہ کتابوں پر ایمان لانا چاہئے: تورات، انجیل، زبور کو نور ہدایت سمجھنا چاہئے اور قرآن پاک کو ان سب کا قول فیصل تسلیم کرنا چاہئے۔ مرزا قادیانی کو دیکھئے کہ تورات میں جو قصہ حضرت ایلیا کے ’’بجسدہ العنصری رفع الی السماء‘‘ کا ہے، اس سے انکار کرتا ہے اور انجیل میں حضرت مسیح علیہ السلام نے جن صاف اور صریح اور نہایت واضح الفاظ میں اپنے دوبارہ قبل از قیامت تشریف لانے کا ارشاد فرمایا ہے، اس سے روگرداں ہے۔ قرآن مجید جب حضرت مسیح علیہ السلام کے قتل و صلب کی نفی کرتا ہے تو مرزا قادیانی پُرزور الفاظ میں ان کا صلیب پر لٹکائے جانا بیان کرتا ہے اور اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ آیات قرآنیہ میں جن الفاظ کو اپنے مطلب کے خلاف پاتا ہے، ان کو حذف کرکے از سر نو نظم قرآن قائم کرتا ہے، جس کی نظیر ازالہ میں آیت ’’او ترقی فی السماء‘‘ موجود ہے۔

انبیاء کرام کی نسبت:

شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو جتلایا ہے کہ جملہ انبیاء علیہم السلام صداقت اور تبلیغ میں مساوی درجہ رکھتے ہیں، سب پر یکساں ایمان لانا ہم پر فرض ہے، ایک نبی کی تکذیب یا توہین جملہ انبیاء علیہم السلام کی تکذیب اور توہین ہے۔ انبیاء علیہم السلام کے پاس وحی الٰہی پاک فرشتوں کی حفاظت کے ساتھ بھیجی جاتی ہے جس میں کبھی شیطان دخل نہیں کرسکتا اور نہ انبیاء علیہم السلام کو وحی ربانی کے متعلق کوئی غلط فہمی یا شک پیدا ہوسکتا ہے، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولوالعزم رسول ہیں اور ان کو خاص فضیلتیں حاصل ہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی اور رسول ہیں۔ قیامت تک آپ کے بعد نہ کوئی نبی بنایا جائے گا اور نہ رسول۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقرار رسالت اور نصرت کا میثاق جملہ انبیاء علیہم السلام سے لیا گیا ہے، اس کے مقابلہ میں مرزا قادیانی کی تعلیم و تفہیم یہ ہے:

’’انبیاء علیہم السلام کی جماعت کثیر نے جھوٹی پیشگوئیاں بھی کی ہیں۔ انبیاء علیہم السلام نے دھوکا کھا کر شیطانی الہامی کو ربانی وحی بھی سمجھ لیا ہے، شیطانی کلمہ کا دخل بھی انبیاء علیہم السلام اور رسولوں کی وحی میں بھی ہو جاتا ہے، کچھ تعجب نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید کے بعض الفاظ کے معنی و حقیقت معلوم نہ ہوئی ہو۔‘‘ (ازالہ اوہام ص:۶۲۸، ۶۲۹، ۶۹۱)

(جاری ہے)

مرزا قادیانی کے گول مول الہامات!

مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

تین بکرے ذبح کیے جائیں گے:

یہ الہام یکم جنوری ۱۹۰۶ء کا ہے، فرمایا:

''ظاہر پر حمل کر کے آج ہم نے تین بکرے ذبح کرادیے ہیں۔'' (تذکرہ،ص:۵۸۲)

''یہ الہام بھی ایک دوسرے الہام ''شاتان تذبحان'' کی طرح بدقسمت افغانستان کی خونی زمین میں پورا ہوا، امیر امان اللہ خان نے اپنے عہد حکومت میں باوجود کابل مذہبی آزادی کا اعلان کرنے اور احمدیوں کی حفاظت کا ذمہ لینے کے تین احمدیوں کو سنگسار کردیا۔ چنانچہ مولوی نعمت اللہ خان صاحب ۳۱/اگست ۱۹۲۴ء میں شہید ہوئے، اور مولوی عبدالحکیم صاحب اور قاری نور علی صاحب ۱۲/فروری ۱۹۲۵ء میں شہید کیے گئے۔'' (تذکرہ،ص:۵۸۲)

مرزا کا الہام تین بکرے ذبح کیے جائیں گے، اس سے مراد کابل میں تین مرزائیوں (عبدالحکیم نعمت اللہ، نور علی) کا سزا پانا ہے۔

''شاتان تذبحان کل من علیھا فان۔'' (یہ الہام ۱۸۸۳ء کا ہے)

''دو بکریاں ذبح کی جائیں گی اور زمین پر کوئی ایسا نہیں جو مرنے سے بچ جائے گا۔'' (تذکرہ،ص:۹۲)

ا:... یہ پیشگوئی سید عبداللطیف کابلی، عبدالرحمن کابلی کی شہادت سے پوری ہوئی، تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۃ الشہادتین۔ (تذکرہ،ص:۹۲)

''ریاست کابل میں قریب ۸۵ ہزار کے آدمی مریں گے، یہ الہام ۱۳/مارچ ۱۹۰۷ء کا ہے۔'' (تذکرہ،ص:۷۰۱)

محمد اسماعیل قادیانی لکھتے ہیں:

''ایک جاہل شخص حضرت مسیح موعود کا نوکر تھا، اس پر ایک دن الہام کا چھینٹا حضرت مسیح موعود پر پڑ گیا وہ سورہا تھا، اسے الہام ہوا کہ اُٹھ او سور! نماز پڑھ۔'' (مئی ۱۹۵۰ء، اخبار الفضل قادیان، ۲۳/اکتوبر ۱۹۵۰ء، ص:۱۹۸، بحوالہ مرزا غلام احمد قادیانی نمبر ہفت روزہ تنظیم اہل سنت)

۲:... ''ایک الہام ان الفاظ میں ہوتا ہے: ''قطع دابر القوم الذین لایومنون'' (اس قوم کی جڑ کاٹی گئی ہو)۔''

۳:... ''خدا نے یہی ارادہ کیا کہ جو مسلمانوں میں سے مجھ سے علیحدہ رہے گا وہ کاٹا جائے گا، بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ۔'' (البشریٰ،ص:۳۵،ج:۲)

۴:... ''اگر میاں شمس الدین کہیں کہ پھر ان کے مناسب حال کون سی آیات ہے، تو ہم کہتے ہیں کہ یہ آیت مناسب حال ہے کہ: ''وما دعاء الکافرین الا فی ضلال'' (دافع البلاء،ص:۱۱، تختی کلاں)

تکفیر مسلمین:

از مرزا قادیانی اور امت مرزائیہ کے سربراہ تمام مسلمان اہل اسلام جو مرزا غلام احمد قادیانی کو نہیں مانتے وہ کافر ہیں جو کوئی مخالفت نہ بھی کرے اور خاموش رہے وہ بھی کافر ہے۔

☆...... چونکہ شریعت کی بنیاد ظاہر پر ہے، اس لئے ہم منکر کو مومن نہیں کہہ سکتے اور نہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ مواخذہ سے بری ہے اور کافر منکر کو ہی کہتے ہیں، کیونکہ کافر کا لفظ مومن کے مقابل پر ہے اور کفر دو قسم پر ہے۔ (حقیقۃ الوحی،ص:۱۷۹)

☆...... بہرحال جب کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے تو یہ کیونکر... (تذکرہ،ص:۶۰۰)

مرزا غلام احمد قادیانی کے الہام مختلف زبانوں میں:

انگریزی، عربی، فارسی، سنسکرت وغیرہ۔

مرزا لکھتے ہیں:

ا:... ''یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی اور ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو، جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا، کیونکہ اس میں تکلیف مالایطاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے۔'' (چشمہ معرفت،ص:۲۰۹)

۲:... ''بعض الہام مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جس سے مجھے کچھ بھی واقفیت

نہیں، جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عربی وغیرہ۔

۳:... ”وہ الہام بھی ایسی زبانوں میں بھی ہوجاتا ہے، جن کا ملہم کو کچھ بھی علم نہیں۔“

(نزول المسیح ص:۱۱۵)

بعض الہاموں کے نمونے:

۱:... ”بعد اس کے فرمایا: ہوشعنا نعسا یہ دونوں فقرے شاید عبرانی ہیں اور ان کے معنی ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے، پھر اس کے دو فقرے انگریزی میں جن کے الفاظ کی صحت و باعث سرعت الہام ابھی تک معلوم نہیں اور وہ یہ ہیں: ”آئی لو یو، آئی شیل گو یو لارج پارٹی آف اسلام“ یعنی آج کے دن اس جگہ کوئی انگریزی خواں نہیں اور نہ اس کے پورے پورے معنی کھلے ہیں، اس لئے بغیر معنوں کے لکھا گیا۔“

(براہین احمدیہ ہر چہار حصہ اول ص:۵۱۶، ۵۵۶)

۲:... ”ربنا عاج“ اس کے معنی ابھی تک معلوم نہیں ہوئے۔“ (براہین احمدیہ اول، ص:۵۱۵ قادیان، ص:۵۵۵ طبع ربوہ ۵۵۶)

۳:... ”آئی لو یو، آئی ایم ود یو، آئی شیل ہیلپ یو۔“

۴:... ”آئی کین ویٹ آئی ول ڈو، وی کین ہیٹ دی ول ڈو آئی ایم باقی عیسیٰ۔“

(تذکرہ طبع:۲، ص:۶۳، ۶۵)

۵:... ”لیس آئی ایم ہیپی لائف آف پین۔“ (تذکرہ ص:۶۶)

۶:... ”گارڈ از کمنگ بائی ہز آرمی ہی از ود یو ٹو کل۔“ (تذکرہ ص:۶۶، ص:۵۱۵)

۷:... ”گر یہ مادے تو مارا کرو گستاخ۔“

(براہین احمدیہ چہار حصہ اول)

۸:... ”مباش ایمن از بازی روزگار۔“

(تذکرہ ص:۷۵۲)

۹:... ”غفت الدیار محلها ومقامها۔“ (تذکرہ ص:۵۱۷)

۱۰:... ”جے توں میرا ہی ہورہیں سب جگ تیرا ہو۔“ (تذکرہ طبع ص:۳۸۴، ۷۱۱)

۱۱:... ”پیٹ پھٹ گیا۔“

(تذکرہ ص:۷۹۷)

۱۲:... ”ایک ناپاک روح کی آواز میرے کان میں پڑی، میں سوتے سوتے جہنم میں پڑ گیا۔“ (تذکرہ طبع دوم ص:۷۹۷)

۱۳:... مرزا کے مرید کو مرزا کی برکت سے الہام ہوا: ”اُٹھ اوسورا نماز پڑھ۔“

(احتساب قادیانیت ص:۱۶۴)

عباس لمعی لدھیانوی کو خط لکھا کہ انہی الہامات کا معنی بتاؤ۔

ایک ہندو لڑکا سے معلوم کئے، لیکن ان پر اطمینان نہیں۔ (مکتوبات احمدیہ حصہ اول ص:۶۸)

اس لڑکے کا نام شام لال تھا جو ملازم رکھا گیا تھا، ایک پنڈت کا لڑکا تھا۔ (البشریٰ حصہ دوم ص:۱۰)

☆☆............☆☆

ابراہیم جی گروپ اب پیش کرتے ہیں

گھریلو اور تجارتی جنریٹرز (پٹرول، ڈیزل، گیس) کی مرمت

Repairing & Maintenance of residential and commerical Standby Generators

1KVA سے 10KVA تک کے جنریٹرز کی فروخت اور بعد از فروخت سروس۔

گیس کٹ کی تنصیب

ماہانہ، سہ ماہی، ششماہی اور سالانہ بنیادوں پر جنریٹرز کی باقاعدگی سے دیکھ بھال۔

مساجد و مدارس کیلئے خصوصی رعایت

ابراہیم جی کی ٹیکنیکل ٹیم پوری طرح سے ماہرانہ اور پروفیشنل طرز پر آپ کو بہترین اور تسلی بخش خدمات فراہم کرے گی۔

پتہ: آفس نمبر 5، پلاٹ نمبر 12-C، نشاط کمرشل 7-، فیز DHA-6، کراچی

کال کرنے کیلئے: 0345-8248572

حیدر آباد، سندھ میں

قاضی صاحب کے تبلیغی واصلاحی پروگرام

رپورٹ: مولانا توصیف احمد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد تین روز کے لئے ۱۴؍جون ۲۰۱۳ء کو حیدرآباد میں تشریف لائے، اس موقع پر مختلف مساجد و مدارس میں مولانا کے تبلیغی و اصلاحی پروگرام ترتیب دیئے گئے۔

پہلا پروگرام:

بدین اسٹاپ جامعہ زمزم للبنات میں بروز جمعۃ المبارک ختم بخاری شریف کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہر کام کی ایک ابتدا اور ایک انتہا ہوتی ہے، جیسے تعلیمی سال کے ابتدا میں بخاری شریف کا درس شروع ہوا اور آج بخاری شریف کی آخری حدیث کا درس ہے، یعنی کتاب مکمل ہوچکی ہے اس طرح رب کریم نے جو سلسلۂ نبوت سیدنا آدم علیہ السلام سے شروع کیا تھا امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری پر یہ سلسلہ تکمیل کو پہنچا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت قیامت تک کے لئے ہے، اب کسی قسم کا کوئی نیا نبی و رسول نہیں آئے گا۔ جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا عقیدہ نہیں رکھتے بلکہ نبوت کو جاری و ساری مانتے ہیں وہ آپ اور دین اسلام کے باغی ہیں۔ ان کا دعویٰ اسلام جھوٹا ہے، ایسے لوگوں کے مکر و فریب سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے، خود بھی بچیں اور اپنی اولاد کے دین و ایمان کی بھی حفاظت کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔

پروگرام میں مدرسہ کے مہتمم مولانا ضیاء الرحمن، مولانا ڈاکٹر سیف الرحمن، حافظ خالد حسن بھامرا و کثیر تعداد میں علماء کرام شریک ہوئے۔

دوسرا پروگرام:

بعد نماز عشاء جامعہ عربیہ قوۃ الاسلام غریب آباد میں محفل حسن قراءۃ کے پروگرام میں مولانا قاضی احسان احمد نے اکابر علماء کرام کی دینی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ عہد صحابہ کرامؓ سے لے کر آج تک دین اسلام کے تحفظ کے لئے لازوال قربانیاں پیش کی گئی ہیں، جن کی ایک طویل فہرست ہے، ایمان کش فتنوں اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ۱۲۰۰ صحابہ کرامؓ و تابعین عظامؒ نے جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ اس دور میں ہمارے اکابر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ، مفتی نظام الدین شامزی شہیدؒ، مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ، مولانا نذیر احمد تونسوی شہیدؒ، مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ نور اللہ مرقدہم نے تحفظ ناموس رسالت کے لئے اور علامہ حق نواز جھنگویؒ سے لے کر آج تک کے تمام شہداء نے ناموس صحابہ کرامؓ کے لئے جانیں قربان کیں اور اسلام کا نام سربلند کیا۔ پروگرام میں مولانا سعید جدون، مولانا شمس الدین، قاری خالد محمود و دیگر حضرات شریک تھے۔

تیسرا پروگرام:

۱۵؍جون بروز ہفتہ سہ پہر... مولانا قاضی احسان احمد طے شدہ پروگرام کے مطابق ہالہ تشریف لے گئے، وہاں بعد نماز عصر سید شاہ بخاری مسجد میں بیان کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات علیم و خبیر ہے، رب کریم نے دنیا میں انسانیت کی رُشد و ہدایت کے لئے انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات کو ذریعہ بنایا اور قیامت کی صبح تک امت کی رہنمائی کو جاری فرمادیا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی کی حیثیت سے مبعوث ہوئے، آپ کے بعد آپ کی امت نے اس کام کا ذمہ لیا اور الحمدللہ! آج ایمان و عقیدہ کی محنت ہر طرف ہورہی ہے، جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنان کو دیکھیں، تبلیغی جماعت کے قافلے قریہ قریہ، بستی بستی اور ہر محلہ میں گشت کررہے ہیں اور صرف ایک ہی دھن ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کا غلبہ ہو، بندوں کا تعلق اپنے خالق سے جڑ جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک طریقے زندگیوں میں آجائیں، امت اپنے نبی کی تعلیمات سے منسلک رہے اور کوئی بدبخت ان کو گمراہ نہ کرنے پائے۔ پروگرام کی میزبانی مولانا وسیم احمد نے کی۔

چوتھا پروگرام:

بعد نماز عشاء مدرسہ تعلیم القرآن ہالہ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا نے کہا کہ اسلام اللہ تعالیٰ کا آخری اور پسندیدہ دین ہے، کامیابی و کامرانی اب صرف اور صرف اسلام کو اپنانے اور ماننے میں ہے، اسلام کے علاوہ کوئی دین مدار نجات نہیں ہوسکتا، قرآن کریم رب کریم کی آخری کتاب ہے اس کی تعلیمات نجات آخرت کے لئے اکسیر ہیں، پیغمبر خدا نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خالق کائنات کے آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی اور نیا نبی نہیں آئے گا، دین اسلام آخری دین، قرآن آخری کتاب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی، ان سب کو ماننا، تسلیم کرنا مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے، ان میں سے کسی ایک کا انکار دین کا انکار

ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تسلیم و رضا کی زندگی نصیب فرمائے۔ آمین۔

کانفرنس میں مولانا مفتی محمد عرفان مہتمم جامعہ صدیق اکبر (ٹنڈوالہیار) بھی تشریف لائے۔ جمعیت علماء اسلام کے سرگرم راہنما مولانا فیض اللہ سواتی سفر بالہ میں مولانا قاضی احسان کے ہمراہ تھے۔

پانچواں پروگرام:

۱۲ بجے دوپہر ہاشمی کالونی سائٹ ایریا... جامع مسجد ہاشمی میں مدرسہ کی ختم بخاری شریف کی تقریب سے بیان کرتے ہوئے کہا کہ علماء کرام نے ہر دور میں حفاظت دین کا بیڑا اٹھائے رکھا ہے، آج بھی الحمدللہ! اس دور دراز علاقہ میں نہ جانے کہاں کہاں سے بچے علوم نبویہ سے اپنے دلوں کی کھیتی سرسبز وشاداب بنانے کے لئے آئے ہیں۔ رب کریم ان علماء کو انتہائی جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے چراغ نبوی کی روشنی کو چہار دانگ عالم میں پھیلانے کی عظیم ذمہ داری قبول کی ہے۔ رب کریم آپ کی ان محنتوں کو قبول فرمائے، ادارہ کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی نصیب فرمائے۔ آمین۔ پروگرام کے میزبان مولانا سراج ہاشمی تھے۔

چھٹا پروگرام:

بعد نماز مغرب حالی روڈ نزد بدین اسٹاپ جامع مسجد خالد بن ولید... خطیب مسجد مولانا فضل ربی کی دعوت پر ختم قرآن شریف کی تقریب میں مولانا قاضی احسان احمد نے عظمت قرآن کریم بیان کرتے ہوئے کہا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: یہ کتاب ایسی عظیم اور بے مثل کتاب ہے کہ اس میں کسی قسم کا کوئی شک اور شبہ نہیں ہے، یہ سراسر ہدایت ہی ہدایت ہے، کامیابی ہی کامیابی ہے، اس کتاب پر عمل پیرا ہونے والا انسان ناکام ہوجائے یہ نہیں سکتا، اس کتاب کو چھوڑنے والا کامیاب ہوجائے یہ بھی نہیں ہوسکتا، اس کتاب کو لازم پکڑنے میں انسانیت کی کامیابی ہے۔

ساتواں پروگرام:

بعد نماز عشاء شاہ لطیف کالونی میں مدرسہ معارف اسلامیہ میں محسن انسانیت کانفرنس سے مولانا قاضی احسان احمد نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کو سراپا نور بنا کر انسانیت کی رُشد و ہدایت کے لئے دنیا میں مبعوث فرمایا، رب کریم ارشاد فرماتے ہیں: ”تمہارے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔“ آپ نے انسانوں کی راہنمائی فرمائی، آپ کی پیروی مدارِ نجات ہے، اس سے انسانیت کو عروج ملے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے انسان کو جینے کا شعور آیا۔ ظلم وستم کا بازار جو گرم ہو چکا تھا، پیار و محبت کی میٹھی نیند سو گیا، ظالم و جابر کے دست بُرد سے غریب و لاچار محفوظ ہوگیا، حلال و حرام کا امتیاز قائم ہوگیا، ذلت و رسوائی کی دلدل میں گھری انسانیت کو عروج ملنا شروع ہوا، اس محسن انسانیت کے آنے سے زمانہ میں عجیب انقلاب پیدا ہوا۔ غریب معاشرہ اخوت کا گہوارہ بن گیا۔ رب کریم آج اس انسانوں کو اپنے محسن کے ان احسانات کو یاد کرنے کی توفیق دے جن کی بدولت آج ایمان نصیب ہوا، رب کریم ہم سب کو اپنی رضا نصیب فرمائے۔ آمین۔ پروگرام کے میزبان مولانا تاج محمد ہرنولی تھے۔ قاضی احسان احمد کے ساتھ مولانا ضیاء الرحمٰن، مولانا فضل ربی، مولانا عبدالباسط دھامرا، مولانا فیض اللہ سواتی، ہمایوں خان مندوخیل و کثیر تعداد میں علماء کرام شریک تھے۔ ☆☆

ٹھوکریں کھا کے ہر اک سمت سے ہم آئے ہیں

زخم کھائے ہوئے سر تا بہ قدم آئے ہیں
ہانپتے کانپتے یا شاہِ اُمم آئے ہیں

سرنگوں آئے ہیں بادیدۂ نم آئے ہیں
آبرو باختہ دل سوختہ ہم آئے ہیں

کھو کے بازار میں سب اپنا بھرم آئے ہیں
شرم کہتے ہوئے آتی ہے کہ ہم آئے ہیں

آپ کے سامنے جس حال سے ہم آئے ہیں
ایسے مجرم کسی دربار میں کم آئے ہیں

شرق سے غرب کہیں کوئی ٹھکانہ نہ ملا
ٹھوکریں کھا کے ہر اک سمت سے ہم آئے ہیں

گرچہ بے سوز ہیں بے ساختہ بے ساماں ہیں
پھر بھی خالی نہیں سرکار میں ہم آئے ہیں

بیت مقدس کے غریب الوطنوں کا لے کر
جگر سوختہ و دیدۂ نم آئے ہیں

مختصر یہ ہے کہ اس سینہ سوزاں میں لئے
وقت کا سب سے دہکتا ہوا غم آئے ہیں

یہ غم ایسا ہے کہ پھر غم نہ کوئی یاد رہا
یوں تو ہر دور میں رنج آئے ہیں غم آئے ہیں

آپ کے سایۂ دامن سے جو ہم دور ہوئے
ٹوٹ کر چار طرف اہل ستم آئے ہیں

کلیم احمد عاجز

REGD. SS.16

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون

شفاعت نبی اکرم ﷺ کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دارالتصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام
صدقات جاریہ میں
شرکت کے لئے زکوٰۃ،
صدقات، فطرہ، عطیات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کو دیجیے

نوٹ

مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تا کہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے۔

اپیل کنندگان

حضرت مولانا **عبدالمجید لدھیانوی** صاحب
امیر مرکزیہ

حضرت مولانا ڈاکٹر **عبدالرزاق اسکندر** صاحب
نائب امیر مرکزیہ

مولانا صاحبزادہ **خواجہ عزیز احمد** صاحب
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا **عزیز الرحمن جالندھری** صاحب
مرکزی ناظم اعلیٰ

ترسیل زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان
فون: 061-4783486, 061-4583486 اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: 021-32780337 فیکس: 021-32780340 اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ